صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 6 فروری 2017ء بمطابق 8 جمادی الاؤل 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنتَ لَھُمۡ وَلَوۡ کُنتَ فَظًّا غَلِیظَ الۡقَلۡبِ لَانفَضُّوا مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡھُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَھُمۡ وَشَاوِرۡھُمۡ فِی الۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِینَO إِن یَنصُرۡکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمۡ وَإِن یَخۡذُلۡکُمۡ فَمَن ذَا الَّذِی یَنصُرُکُم مِّنۡ بَعۡدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُونَO

(ترجمہ): پھر اللہ کی رحمت کے سبب سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے بھاگ جاتے پس انہیں معاف کردے اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور۔

محترمہ نگہت اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! کوئسچنز آور سے پہلے مجھے اتنے Important اس پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ہماری ایک بدقسمتی ہے اور میرے نالج میں یہ ایک بات آئی ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں اور ہمارے ایجوکیشن کے جو بہت بڑے بڑے ادارے ہیں، ان میں ہمارے طلباء اور طالبات ایک ایسے نشے میں مبتلا ہیں جس کو آئس کہا جاتا ہے اور یہ تمام ڈرگز کے جو سٹورز ہیں وہاں پر یہ بہت آسانی سے Available ہے اور کوئی بھی طالبہ یا کوئی بھی طالبعلم جاتا ہے اور وہ جب یہ نشہ استعمال کرتا ہے جس کے بہت ہی مضر اثرات ہیں، تو میں آپ سے درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر باقاعدہ طور پہ قانون سازی کی جائے اور اس پر باقاعدہ اور فوری طور پہ ایکشن لیا جائے اور ان تمام ڈرگز اور جو ڈرگز سپلائی کرتے ہیں یا جو یہ ڈرگز بیچتے ہیں ان کے خلاف ایکشن لیا جائے اور جن کے پاس یہ Drugs available ہیں اور بہت آسانی کے ساتھ Available ہیں، جناب عالی! ان کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے کیونکہ ہمارے جو طلباء اور طالبات ہیں، جو آنے والی نسل ہے، ان کو ایسے کام میں پھنسا رہے ہیں کہ جو بجائے اس کے کہ ہماری نسل ہمارے لئے پاکستان بنائے، ان کو نشے کی طرف دھکیل رہے ہیں، تو میری آپ سے استدعا ہے کہ اس میں باقاعدہ طور پہ قانون سازی بھی ہونی چاہیئے اور باقاعدہ طور اس پہ ایکشن بھی ہونا چاہیئے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، شہرام خان ہیلتھ منسٹر! یہ آپ کے اس میں آتا ہے نا، اس کے ساتھ جی۔

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر صاحب! یہ کیونکہ لاء اینڈ آرڈر اور اس کے حوالے سے آتا ہے، اس کیلئے قانون سازی کی جائے گی، پولیس کے اس میں ابھی تک ایسا As such clear کوئی Rule نہیں ہے، لاء

نہیں ہے، جس طرح ایم پی اے صاحبہ کہہ رہی ہیں، بالکل قانون سازی ہونی چاہیئے، سخت سے سخت ہونی چاہیئے،انتہائی خطرناک چیز ہے اور بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اس طرح کریں کہ اس کیلئے باقاعدہ ایک کال اٹینشن لے کر آئیں یا کوئی،تاکہ ہم اس کے اوپر سپیشل کمیٹی بنائیں اور اس میں ضروری جو قانون سازی کرنی ہے، اس کیلئے ہم قانون سازی کریں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں سر! اس میں چاہوں گی کہ شاہ فرمان صاحب اس پہ فوری طور پہ مجھے اس چیز کا جواب دیں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر پہ اور اس پر اگر ہم جائینگے تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان! ایک منٹ، جی، شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے اور قانون سازی کی بات آنریبل ممبر نے جو کی، وہ بھی اسلئے Important ہے کہ بہت ساری چیزیں جس کو ہم ڈرگز کے زمرے میں لاتے ہیں اور جو ابھی مارکیٹ میں Available ہیں جناب سپیکر! وہ By definition لاء کے اندر ڈرگز نہیں ہیں، جناب سپیکر! جو ہم ڈرگز اور منشیات کی Definition میں جن چیزوں کو لاتے ہیں، اس وقت مارکیٹ کے اندر بہت سارے ڈرگز ایسے Available ہیں جو کہ ڈرگز کی Definition میں وہ نہیں آتے، منشیات کی Definition میں وہ نہیں آتے اور ان کے اثرات Socially اور ہیلتھ وائز دونوں بہت زیادہ مضر ہیں، ایک تو یہ۔ دوسری جناب سپیکر! اس کے اوپر میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ پوری دنیا کے اندر ڈاکٹر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں، پوری دنیا کے اندر اور شہرام صاحب سے میں بالکل یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ اپنے کیمسٹ ایسوسی ایشن سے بات کریں، پوری دنیا کے اندر بغیر Prescription کے کوئی میڈیسن بیچ نہیں سکتا، ہمارے ہاں آپ جا کے دکانوں سے میڈیسن لے لیتے ہیں، تو اگر کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ اس چیز کی پرواہ کئے بغیر اگر یہ بیچیں گے تو ان کے اوپر یہ Restrictions لاگو ہو جائیں گی، پھر یہ مجبوری بن جائیگی کہ ہم یہ قانون بنائیں کہ جب تک ڈاکٹر کا نسخہ نہ ہو، کوئی میڈیسن نہیں بیچ سکے گا لیکن جناب سپیکر! بدلتے ماحول کے ساتھ بہت ساری منشیات ٹیبلیٹس کی صورت میں ملتی ہیں، اس کے بہت سارے نام ہیں، اس کے بہت سارے Effects ہیں اور اس کے صرف

صحت کے حوالے سے نہیں، Socially بھی اس کے بڑے گندے اثرات ہیں معاشرے کے اوپر، کوئی پشتون معاشرہ یہ Afford ہی نہیں کر سکتا، میں اس حوالے سے ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں اسی کے ساتھ Related، ایک تو ہمارے جو پرائیویٹ یہ جو ڈرامے بنتے ہیں، یہ جو ویڈیوز بنتی ہیں، یہ جو ہر کوئی کیمرہ اٹھا کے فلمیں بناتے ہیں اور اوپر سے اس کے اوپر لکھا ہوتا ہے 'پشتون کلچر' میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ کس قسم کے ڈرامے ہیں، یہ کس قسم کے بنتے ہیں اور وہ کونسا معاشرہ ہے پشتونوں کا جس میں یہ چیزیں ہیں، تو سنسر بورڈ جو بنایا گیا تھا وہ ہمارے انفارمیشن منسٹر صاحب ہیں نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انفارمیشن نہیں ہے، یہ محمود خان کے پاس ہے، یہ اسمبلی میں آیا ہے اور ہم نے اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا ہے، میں محمود صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ جلد از جلد سلیکٹ کمیٹی کی میٹنگ کر کے اس کو 'فائنلائز' کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! میں اس بات کو Windup کرتے ہوئے کہ ڈرگ سے شروع کرتے ہیں، ہماری جو 'ینگ جنریشن' ہے اس کو ہم ایسے نہیں چھوڑ سکتے جو اس کے ذمہ داران ہیں، اس کو سخت ترین سزا ملنی چاہیئے اور محمود خان سے بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ کم از کم یہ Ensure کرائیں کہ جو چیز 'پشتون کلچر' سے متصادم ہے، اس کو Null and void declare کریں۔

جناب سپیکر: جی گل صاحب خان! میں اس طرح ہے کہ، نہیں، اس میں نمبر ون یا تو آپ کوئی کال اٹینشن لے کر آئیں تا کہ اس کے اوپر سپیشل کمیٹی بنائیں یا۔۔۔۔

جناب گل صاحب خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں اس میں ایڈ کرتا ہوں سر، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سنیں، (مداخلت) ایک منٹ، ایک منٹ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، گل صاحب! یا میں یہاں سے، ہوم ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility ہے کہ وہ اس کے اوپر کوئی بل لے کر آئے گل صاحب!

جناب گل صاحب خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! آنریبل منسٹر صاحب نے بھی اس پہ Reply دی، میڈم نے بڑی زبردست بات کی ہے، یہ بڑی Important بات ہے، کرک میں بھی یہ سیچویشن جاری ہے، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس چیز کو نشہ آور ادویات کے ساتھ مکس نہ کیا جائے، یہ Dreadful

situation بنی ہوئی ہے، اس کو زبان کے نیچے رکھتے ہیں، تین دن تک آپ کو نیند نہیں آئے گی، اس میں پھر وہ بندہ جو بھی چاہے وہ جس پر چڑھائی کرے، قتل کرے، ہر قسم کے اقدامات کی توقع اس سے رکھی جاسکتی ہے، تو میری اس میں یہ تجویز ہوگی اور ریکویسٹ ہوگی کہ اس کیلئے ایک الگ قانون بنایا جائے، اس کو باقی کے ساتھ مکس نہ کیا جائے، ایسے تو Ativan کی گولیاں اور Zynex کی اور فلاناں، اتنی نشے کی ادویات ہیں اور اس پر کوئی پابندی نہیں لگ رہی، وہ بلیک میں پھر بھی بک رہی ہیں لیکن اس کی سیچوئیشن الگ ہے، بہت Dreadful situation ہے تو اس کو 'کاؤنٹر' کرنے کیلئے اس کیلئے بہت ضروری ہے کہ اس کو قانون کی شکل دی جائے اور اس کیلئے سزا مختص کی جائے تو یہ میری اپیل ہے اور اس پر کام کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! اس پہ باقاعدہ طور پہ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور یہ ڈرگز جو بھی کیمسٹس ہیں، ان کے پاس Available ہوتی ہیں، اگر یہاں پہ کوئی بھی ایم پی اے جس کو، کہ جو اتنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اس طرح کریں کہ ایک متفقہ ریزولیوشن لے کے آئیں تاکہ اس کی روشنی میں ہم باقاعدہ ایک ریزولیوشن پاس کرتے ہیں، آپ سارے ایک متفقہ جوائنٹ ریزولیوشن لے کر آئیں۔ جی محمد علی! ہاں اس کے بعد آپ کو، اور اس پر تو ریزولیوشن لے کر آرہے ہیں نا جی۔

جناب محمد علی: شکریه جناب سپیکر! په 19 جنوری 2017 باندې مرکزی حکومت نه، پرائم منسټر سیکرټریټ نه پراونشل اسمبلۍ ته یو لیټر شوے دے چې زمونږ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سوالات پاتې شو جی۔

جناب سپیکر: دې نه پس کوم جی۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! زمونږ د صوبائی اسمبلۍ Strength دے 124، مرکزی حکومت دې 124 صوبائی اسمبلۍ ممبرانو ته یو یو سړے راکړے دے چې دا به د ایم پی اے سره ډیوټی کوی او هغوی نه د صوبائی حکومت نه تپوس کړے دے او نه ئے د صوبائی اسمبلی سیکرټریټ نه تپوس کړے دے۔ مثال په طور په دیکښې ئے د وزیراعلیٰ صاحب نوم ورکړے دے، هغه ته ئے محمد ساجد

ورکړے دے، ستاسو نوم پکښې دے سپیکر صاحب! چې هغې کښې سردار علی ئے درکړے دے، ما ته ئے احسان الله راکړے دے، زمونږ میډم سپیکر مهرتاج روغانی صاحبه ناسته ده، رابعه ګل ئے هغې له ورکړي ده نو زه په دې حیران یم چې ما سره د 124 ممبرانو نومونه دی او هر ایم پی اے ته مرکزی حکومت یو یو سړے د هغه ځائې نه ئے استولے دے، نه زمونږ نه تپوس شوے دے چې دا څوک دی او د کوم ځائې دی او زمونږ سره به د دوئ څه ډیوټی وی، نو لهذا زه دا توجه راګرځوم په دې چې کم ازکم تاسو په دې باندې صوبائی حکومت ایکشن واخلی، مرکزی حکومت ته پکار ده چې صوبائی حکومت تاسو ته Recommendations درکړی، په هغې باندې ئے واخلئ۔

جناب سپیکر: نه دیکښې دا ده چې تر اوسه پورې څوک راغلی نه دی، تاسو ته خو څوک نه دی راغلی کنه؟ هیڅ څوک هم نه دی راغلی، مونږ سره خو هیڅوک هم نه دی راغلی، په دې باندې پکار ده چې دې باندې تاسو چې دے، مونږ به یو لیټر ولیکو د سیکرټریټ د طرف نه او مونږ به هغې کښې معلومات وکړو چې دیکښې څوک څوک راغلی دی؟ جی ابھی کوسچن کی طرف جاتے ہیں،4182، مفتی سید جانان پلیز، مفتی سید جانان۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب! سوال نمبر 4182 او جناب سپیکر صاحب، 4220, 4214, 4186، دا څلور سوالونه د هوم ډیپارټمنټ متعلق دی خو د دغې یو جواب هم نه دے راغلے، زما به استدعا وی تاسو نه چې دا سوالونه یو خو اهم سوالونه دی، هغه بله ورځ خو تاسو پولیس ته اختیارات ورکړل خو د هغه عاجزانو د تهانړو چار دیوارئ نشته دے او هغوی ته د اوبو ضرورت دے او اختیارات خو بهرحال تاسو ورکړل ورته نو دا به مو ګزارش وی درته چې که دا کمیټئ ته لاړ شی او دا څلور سوالونه چې کوم راغلی دی، دا نمبرې چې ما اوښودلې نو هغه ځائې کښې چې دا سوالونه تاسو خو تقریباً یو څلور پینځه ځل به رولنګ ورکړے وی، دې نه به موزیات ورکړے وی چې دې وخت باندې پکار ده چې د سوالونو جوابونه راځی خو جناب سپیکر صاحب! د وخت مطابق خو نه دی

راغلی، تقریباً دیکښې داسې سوالونه شته دے چې د هغې درې درې میاشتې اوشولې او دا دریم ځل دے چې دغه اسمبلۍ ته راځی او مونږ ته د دې جواب نه راکولې کیږی نو تاسو نه به مو دا درخواست وی چې دا کومې نمبرې ما اوښودلې 4182او 4220او 4214, 4186، دا څلور سوالونه ترتیب وار کمیټۍ ته واستوئ۔

جناب سپیکر: زه مفتی صاحب! تاسو ته ریکویسټ کوم Personally چونکه تاسو سره ما As a privately (مداخلت) یو منټ جی، یومنټ، پلیز زه لږه خبره Explain کړم، تاسو سره ما ډسکس کړه نو دا به مونږ نیکسټ دغه ته اولیږو څکه چې زمونږ ډسکشن اوشو هغلته په آفس کښې نو Kindly د هغې مطابق چې دے نو تاسو ته لږ ریکویسټ کوم چې دا مونږ نیکسټ دغه ته ورکړو، دا به مونږ سرسبز کړو۔

مفتی سید جانان: بل دغه ته-----

جناب سپیکر: بل اجلاس کښې به ئے واچوؤ ان شاء اللّٰہ۔

مفتی سید جانان: بس صحیح ده، پینډنگ ئے او ساته چې بل دغه ته بیا لاړ شی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، پینډنگ شو، بنه نیکسټ کوم دی۔

جناب محمد عارف: جناب سپیکر! زه یو خبره کوم-----

جناب سپیکر: دا کوئسچنز آور چې ختم شی جی۔

جناب محمد عارف: نه جی، هم دې سره Related ده۔

جناب سپیکر: نه اوس خیر دے دا کوئسچنز آور روان دے جی پلیز! چې دا ختم شی کوئسچنز آور، کوم یو پاتې شوې وو، اوس کوم یو دے کوئسچن نمبر؟

مفتی سید جانان: 4173۔

جناب سپیکر: 4173 پلیز۔

* 4173 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا صوبے میں واقع ہوٹلوں میں اشیاء خورد و نوش کے معیار کو چیک کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) موجودہ دور حکومت میں کتنے ہوٹلوں کی اشیاء کا معائنہ کیا گیا ہے، ان ہوٹلوں کے نام اور اضلاع کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) نیز غیر معیاری اشیاء کی بناء پر ہوٹلوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، ان کی تعداد اور نام بتائے جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر (وزیر صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ دور حکومت میں محکمہ صحت کے سینٹری سٹاف نے تقریباً 2599 ہوٹلوں اور اشیاء خورد و نوش کی دکانوں وغیرہ کا معائنہ کیا ہے اور تقریباً 653 ہوٹلوں اور دکانون کے مالکان کے خلاف مروجہ قانون کے تحت ضروری کارروائی کی گئی ہے جن کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

DISTRICT WISE DETAIL OF RESTAURANTS CHECKED BY THE DHO'S AND ACTION TAKEN

S.No	District	No of Hotels/ Shops checked	No & Name of Hotels against which action taken	
1.	Haripur	60	08	Paris Hotel, Mehria Hotel, Kabli Hotel 1, Punjab Sweets, Abbasi Hotel, Kabli Hotel II, Noor Hotel Bilawal s/o Khaista Khan
2.	Peshawar	54	30	Paris Hotel, Bilal Kabab Hotel, Khalid Resturent, Sailab Hotel, Shehzad Tikka Hotel, Musafar Fish Center, Noor Muhammad Tikka Hotel, Aman Tea Hotel, Shoukat Kabab Hotel, Azad Safi Hotel, Baba Wali Hotel

				Asli Karkhano Hotel, Yaseen Hotel, Khan Hotel, Town Food, Majlis Restaurant, Sheraz Resturent, Abdul Jabbar Hotel, Shalman Hotel, Afghan Spinzar Hotel, Riaz Tikka, Amanullah Tea Hotel, Zahirullah Tikka Hotel, Khyber Insaf Hotel, Amir Khan Daira Hotel, Zubair Pakora Hotel, Said Muhammad Kabab Hotel, Taraskun Hotel, Hakeem Hotel, Bilal Kabab Hotel, Spring Road Hotel
3.	Abbottabad	163	109	Al-Khiam Hotel, Zeb Hotel, Bakhtiyar Shenwari Hotel, New Lalazar Hotel, Imperial Hotel, New Galiyat Hotel, Afghan Sakhi Hotel, Ravi Hotel, Khanbaba Hotel, New Afghan Hotel, Malik Hotel, Masha Allah Hotel, Pakiza Hotel, Awami Hotel, Usmania Hotel, Mughal Tikka Hotel, Shimla Hotel, Al-Nizam Hotel, Ghareeb Nawaz Hotel, Momin Hotel, Haji Hotel, Bostan Hotel, Qayum Hotel, Fareed Ullah Fish Center, Waheed Nawaz Hotel, Muhammad Shabir Hotel,

				Al-Madina Cafe, Bismillah Restaurant, Neelam view Restaurant, Bismillah Hotel Changa Gali, Abbasi Cold Drink and Restaurant, Nasir Kabab, Binaras Kabab, Namroz Kabab, Saleem Kabab, Shahbaz Khan Kabab, Shakir Kabab, Baba Naseem Kabab, Muhammad Javed Kabab, Muhammad Ishaq Kabab, New Sardar Hotel, Shah G Fresh Food, Haji Hot and Spicy, Al-Marjan Resturent, Student café, Gul Food Mela, Balochi Saji House, Bismillah Hotel Mansehra Road, Mashallah Resturent, Shaheen Hotel, Maqsood Hotel, Al-Sadat Hotel, Afghan Sakhi Hotel, Mr. Pizza, Kehkishan Hotel, Nusrat Kabab Hotel, Al-Norani, Baryani Burger Shop, Zam Zam Hotel, Canteen Benazir Bhutto Hospital, Green Hotel, Lal Khan Hotel, Malik Hotel, Khan Chaska Hotel, Green valley Restaurant, Pine Park Hotel, Nazakat Hotel, New Lahori Hotel, Chowk Wala Hotel, Lash Lash Hotel, Akbari Hotel,

				Zaman Hotel, Karachi Hotel, Nisar Hotel, Akram Kabab Hotel, Muhammad Rashid Hotel, Habib-ur-Rehman, Pakiza Hotel, Karachi Baryani Hotel, Bostan Hotel, Awan Hotel, Afaq Hotel, Dal Wala Hotel, Zaman Hotel, Havelian, Madina Hotel Havelian, Driver Hotel, Momen Nawaz Hotel, New Lahori Hotel, Qayum Hotel, Nan Hotel, Fiyaz Kabab Hotel, Pakiza Hotel, Las Las Hotel Havelian, Lahori Hotel Havelian.
4.	Mansehra	269	120	Food Hut Restaurant, Pak Afghan Madina Restaurant, Royal City Restaurant, Spinzar Hotel, Kashmir Restaurant Ugi, Insaf Restaurant, Chicken Shop Mansehra, Pakistan Restaurant, Restaurant Ahi, Pakiza Restaurant, Restaurant Garhi Habib Ullah, Kabab Farosh, Chinar Restaurant, Afzal Shamshad Restaurant, Ghazi Kot Restaurant, Hamad Restaurant, Taj Mehar Restaurant, Allah Maalik Restaurant, Lahori Chat University Bazaar Dadhyal, Babu Hotel Dadhyal, Tikka Wall shop

				university Bazaar, Murghazar Restaurant, Nadeem Hotel, Hotel Lari Adda Mansehra, Kabab Shop Mansehra, Hotel Chinar Road Mansehra, Bismillah Hotel Mansehra, Pakora Shop Shankiyari, Driver Hotel, Khyber Hotel Manshra etc.
5.	Nowshera	33	10	Sardaryab Hotel, Babu Hotel G. T. Road, Dam Pukht Tikka, Makka Hotel, Baba G Daryab Hotel, Al-Madina Hotel, Abasin Hotel, Baflan Hotel, Medway Restaurant, Larosh Shenwari.
6.	Swabi	30	30	Muqarab Khan Hotel, Rehman Gul Hotel, Fizyar Hotel, Ahmed Din Hotel, Muhammad Ashraf Hotel, Muhammad Akbar, Ajmal Hotel, Sabeen Hotel, Junaid Hotel, Diyar Muhammad, Zamosh Hotel, Afasar Dad Hotel, Tahir Nosh Hotel, Saleh Hotel, Zameen Hotel, Umar Zareen, Imran Hotel, Minhaj Hotel, Hameed Hotel, Nisar Hotel, Gul Sher Hotel, Tajwali Khan Hotel, Arif Khan Hotel, Zahid Ullah Hotel, Mir

				Alam Hotel, Bakht Riaz Hotel, Muhammad Saleem Hotel, Gohar Ali Hotel, Nazar Ali Hotel, Najibullah Hotel.
7.	Malakand at Batkhela	18	16	Arfat Hotel, Bishmillah Hotel Dargai, Al-Sauidia Hotel, Rehman Hotel and Cold Drinks, Yarwali Hotel, Samillah Hotel and Cold Drinks, Fazal Haleem Hotel, Khair Muhammad Hotel, Al-Madina Hotel, Anwar Ullah Hotel, Amin Ullah Hotel, Afghan Mazari Hotel, Muhammad Fayyaz Hotel, Tara Hotel, Niaz Muhammad Hotel, Riaz Khan Hotel.
8.	Karak	20	08	Malik Amin Hotel, Noor Hotel, Sham Hotel, Insaf Hotel, Toor Khan Hotel, Quetta Darbar Hotel, Pakistan Hotel, Palace Hotel.
9.	D.I.Khan	58	35	Daira inn Hotel, Adeel Hotel, Pice Hotel, Mehran Hotel, Said Jan Hotel, Ashiq Hotel, Darbar Hotel, Sherami Hotel, Pakistan Hotel, Said Hotel, Gulistan Hotel, Chapri Hotel, Fazal Hotel, Hotel Draban Kalan, Aka Khel Hotel, Pak Insaf Hotel, Pak Afghan Hotel, Bad Baba

				Hotel, Syed Hotel D.I.Khan Diljan Hotel, Asif Hotel, Amir Hotel, Niazi Hotel, Meharaban Hotel, Ashiq Hotel, Darbar Hotel, Sherani Hotel, Gulistan Hotel, Pakistan Hotel.
10.	Dir Lower	95		
11.	Kohat	42	42	Saeed Hotel, Afsar Hotel, Munir Hotel, Abdul Wahab Hotel, Aziz Hotel, Munir s/o Yar Muhammad Hotel, Khalid Khan Hotel, Subhan Hotel, Meran Shah Hotel, Ejaz Hotel, Talib Hussain Hotel, Khurshed Ali Hotel, Aslam Hotel, Hashmat Hotel, Asghar Hotel, Bakht Munir Hotel, Ehsan Hotel, Rashid Hotel, Bakhtiyar Gul, Muhammad Khan, Lal Hotel, Badakhshan Hotel, Gulnawaz Hotel, Bismillah Hotel, Anayatullah Hotel, Shamir Hotel, Lal Muhammad Hotel, Sufian Hotel, Abdul Hameed Hotel, Muhammad Khan Hotel, Himayatullah Hotel, Taza Gul Hotel, Aminullah Hotel, Irfanullah Hotel, Wali Ullah Hotel, Shahid Hotel, Khista Mir Hotel,

				Ilyas Hotel, Riaz Hotel, Mohammad Razzaq Hotel, Abdul Razzaq, Nasrullah Hotel, Munsif Hotel.
12.	Shangla Alpuri	Nil	Nil	No Sanitary staff available here.
13.	Bannu	23	11	Qazi Restaurant, Siaz Restaurant, New Waziristan Hotel, Gulab Hotel, Burger Shop Hotel, Fawad Bakers Hotel, Asmatullah Hotel, Rehmatullah Hotel, Raees Khan Hotel, Mudassar Hotel.
14.	Lakki Marwat	22	15	Spogmai Hotel, Madina Hotel, Makka Hotel, Khyber Pakhtunkhwa Hotel, Bolan Hotel, Shahbaz Khel Hotel, Sheikh Badeen Hotel, Kohe Daman Hotel, Arslan Hotel, Gulbahar Hotel, Taj Meher Hotel, Al-Nisar Hotel, Faqir AP Hotel, Musharaf Hotel, Al-Jazira Hotel.
15.	Bunir	25	06	Babu Karai Swary, Taj Muhammad Hotel, Raja Hotel, Khan G Hotel, New Adda Hotel, Ghazi Hotel.
16.	Hangu	16	16	Abdul Haleem Hotel, Yousaf Hotel, Khurshed Ali Hotel, Shafiq Hotel, Qudrat Ullah Hotel, Muhammad Zahir Hotel,

				Wajid Gul Hotel, Ikram Ullah Hotel, Sharif Hotel, Afzal Khan Hotel, Naseem Afghan Hotel, Pehlawan Hotel, Shahi Hotel, Baba Angar Taraskun Hotel, Orakzai Hotel.
17.	Swat	105	41	Kabab Hotel Kanju, Insaf Hotel, Umar Farooq Hotel, Anargul Hotel, Muhammad Tahir Hotel, Amir Rehman Hotel, Al-Madina Restaurant, Parbat Hotel, Grace Hotel, La Chin Hotel, Swiss Palace Hotel, Mehrina Hotel, Kiran Hotel, Pilot Hotel, Bolan Continental Hotel, Rahim Badshah Hotel, Samiullah Hotel, Anwar Hotel, Tikka Farosh Madian, Insaf Chapli Kabab, Umar Zara Tikka Farosh, Habibullah Fish, Zam Zam Hotel, Hassan Shinwari Hotel, Nangiyal Hotel, KPK Restaurant, Khyber Restaurant, Ali Hotel, Farooq Hotel Matta, Dad Tikka Farosh, Haroon Tea, Mashallah Kabab Hotel, Anwar Bagh Hotel, Sardaryab Fish Center, Habib Kabab Hotel, Shah G Hotel, A.Khan Bar B Q, Madina

				Hotel Barikot, Ayub Hotel.
18.	Charsadda	159	06	Usman & Arbi Hotel, Kabab Hotel, Food Palace Restaurant, Bacha Hotel, Khyber Shinwari Hotel, Sawera Restaurant.
19.	Chitral	95	--	The inspection was conducted in coordination with District Food Inspector and a such requisite record is available with DFC Chitral.
20.	Dir Bala			No sanitary staff available here.
21.	Kohistan			No sanitary staff available here.
22.	Mardan	169	70	Aamir Hotel, Hayat Hotel, Ashraf Hotel, Asad Hotel, Qadir Hotel, Gulzaman Hotel, Saeed Khan Hotel, Hayat Hotel Katlang, Akram Hotel, Umer Hayat Hotel, Hashmat Ali Hotel, Alam Gir Hotel Saddar, Manzoor Hotel Saddar, Sanyab Hotel, Ali Fashion Center and Hotel, Ayaz Hotel, Khadim Ullah Hotel, Abdul Ghafoor Hotel, Abdullah Hotel, Ishfaq Hotel, Arshad Hotel, Muhammad Shakir Hotel, Taras Kun Hotel, Sawera Hotel, Taj Hotel, Fish

				Fari Shop and Hotel, Amarat Hotel, Saudia Hotel etc.
23.	Tank	122	61	Nil
24.	Battagram	46	46	Shalimar Hotel, Yaseen Hotel, Khyber Hotel, Nazar Ali Hotel, Gul Fareed Hotel, Adam Khan Hotel, Khalil Ahmed Hotel, Babar Zaman Hotel, Zarfareen Hotel, Muhammad Israil Hotel, Momin Shah Hotel, Nazir Hotel, Lahori Hotel, Khan Baba Tikka Shop, Abdul Waheed Hotel, Jaddah Hotel, Shangrila Hotel, Makka Hotel, Muzafar Abad Hotel, Alai Hotel, Fazal Hotel, Madina Hotel, Zia ur Rehman Hotel, Bateela Hotel, Bismillah Hotel, Madina Café, Shah Nazar Khan Hotel, Sherazi Hotel, Asar Jan Hotel, Saif ul Islam Hotel, Asreen Hotel, Ahmed Khan Hotel, Jehanzeb Hotel, Ali Khan Hotel, Pak Afghan Hotel, Sayyam Pak Hotel, Nihari Hotel, Sanaullah Hotel, Pakistan Hotel, Babar Hotel, Saleh Muhammad Hotel, Zaiq Hotel, Jihad Hotel.
25.	Kohistan	Nil	Nil	No Sanitary staff available here.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا د هیلتھ ډیپارټمنټ متعلق راغلے دے خو د دې-----

Mr. Speaker: Mr. Shahram, please.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا تقریباً تقریباً دوئ چې ما ته کوم جواب راکړے دے نو 2599 چهاپې دوئ وهلی دی او 653 کسان دوئ جرمانه کړی دی۔ سپیکر صاحب! غالباً دلته کښې د دې ټولو ممبرانو بازار سره واسطه ده او دغه بازارونو کښې چې کوم څیزونه خرڅیږی خاصکر پئ غالباً هغې باندې عدالت هم څو ځله رولنګ ورکړے دے نو زما به دا استدعا وی منسټر صاحب ته چې دا ما ته ئے کوم تفصیل راکړے دے، د دې تفصیل نه زه مطمئن نه یم که زه وایم چې زه مطمئن یم، بازار کښې تاسو ګورئ، دا اخبارونو کښې غټې غټې سرخیانې وربانديې راځی نو دا چهاپې ئے چې کومې وهلی دی، دا غیر تسلی بخش چهاپې دی او چې کوم د دې طریقه کار دے، هغه ډیر ناقصه طریقه کار دے، څلورو څلورو میاشتو بعد درې درې میاشتو بعد رپورټ راځی نو زما به ګزارش دا وی تاسو نه چې دا سوال د کمیټئ ته لاړ شی۔

جناب سپیکر: جناب شہرام خان!

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جی سپیکر صاحب! څنګه چې مفتی جانان صاحب اووئیل، بالکل ډیټیلز ئے ورکړی دی، د دې Basically اوس خو مونږ یو نوې اتهارټی جوړه کړه، فوډ سیفټی اتهارټی چې د کوم هیډ اے سی ایس دے او د هغې یو باډی ده، هغې کښې مختلف دغه دی، هغې کښې فوډ انسپکټرز هم دی او هغې کښې د لوکل ګورنمنټ انسپکټرز هم دی، تر دې وخته پورې دا یو پارټ ئے زمونږ Under راځی خو دا Overall manage کوی ډپټی کمشنرز په ډسټرکټ کښې، هغې کښې لوکل ګورنمنټ وی، په هغې کښې زمونږ دا انسپکټرز وی، په هغې کښې څه وائی ورته، اے سی ګان وی په لئی تحصیل لیول باندې، دا د هغې ډسټرکټ لیول باندې یو دغه دے، د هغې خپل یو پروسیجر، یو خپل دغه وی، نمبرز ئے وی چې هغوی به ډیرې زیاتې چهاپې وهلې خو هغه ډیټیلز خو Obviously نه مونږ سره شته او نه مفتی صاحب زمونږ نه کوئسچن کړے دے او نه زمونږ ډیپارټمنټ دے، هغه به ایډمنسټریشن یا د هغوی

ډیپارټمنټ چې کوم دے ، اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ به یو ښه پوزیشن کښې وی چې مفتی صاحب ته اووائی، نو که مفتی صاحب یو بل کوئسچن کښې ټپوس اوکړو د اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ نه نو ټول ډیټې کمشنران به ورته ډیټیلز رااولیږی، مفتی صاحب سره به ئے شیئر کړی۔ د هغې نه پس که دوئ وائی چې یره په دې زه مطمئن نه یم یا زه پکښې نور امپرومنټ کول غواړم یا ما سره ښه آئیډیاز دی یا په هاؤس کښې بل چا سره دی، بالکل بیا د کمیټئ ته لاړ شی خو بیا یو Comprehensive detail دوئ ته راشی نو دوئ بیا Further هغوی ته دا لیږلې شی خو که صرف دا لیږئ نو د دې به ورته هم دا ملاویږی واپس، هغه مقصد به ئے نه وی چې مفتی جانان صاحب کوم مقصد د پاره هغه دغه کول غواړی چې بهتری پکښې راشی، زما په خیال د مفتی صاحب هم دا سوال دے یا دا خواهش دے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! مفتی صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: زه جی، تاسو مثال په طور باندې لکه دوئ هری پور کښې ساتھ هوټلې دی او د آټھ هوټلو دوئ چیکنګ کړے دے او پشاور کښې 54 دی، دوئ 30 کړی دی او ایبټ آباد کښې 163 دی، دوئ 109 کړی دی، جناب سپیکر صاحب! زما غالباً دا مقصد به هم نه وی چې زه بله یوه خبره کول غواړم خو زه دا وایم چې کوم ځائې پورې زمونږ وس رسیږی، هغه ځائې پورې چې مونږ بهتری راولو که نور هیڅ څه شے نه وی، دا پئ دی، دا بازارونو کښې دا اخبارونو کښې تاسو ګورئ بله ورځ چیف جسټس، د سپریم کورټ جج هغه دا وئیلی دی چې "ہم دودھ کے نام پر بچوں کو یا عوام کو زہر پلا رہے ہیں" نو زما به منسټر صاحب ته دا درخواست وی چې ان شاء الله کمیټئ ته لاړ شو چې کومه ښه طریقه وی او هغه طریقه باندې چې دا مسئله حل کړلې شی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): ټهیک ده جی، بالکل د ښه کیدو او د نظام د بهترئ د پاره زه بالکل د مفتی صاحب ملګرے یم، لاړ د شی جی، یو ښه تجویز به راشی، Improvement به راشی، بالکل جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 4166, Muhammad Ali.

* 4166 _ جناب محمد علی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی کے 92 ایک دور آفتادہ اور پہاڑی علاقہ ہے، جہاں پر صحت کی سہولیات کے ساتھ ساتھ بنیادی صحت کے مراکز (بی ایچ یوز) اور ہسپتالوں کی کمی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ حلقے میں موجودہ بنیادی صحت کے مراکز کی تعداد اور تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ حلقے میں مزید نئے بنیادی صحت کے مراکز اور ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر (وزیر صحت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ پی کے 92 ایک دور افتادہ علاقہ ہے تاہم مذکورہ حلقہ میں کل 19 بنیادی مراکز صحت اور ہسپتال قائم ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقے میں بنیادی مراکز صحت اور ہسپتالوں کی کل تعداد 19 ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کیٹگری ڈی ہسپتال، پتراک	1
آر ایچ سی، شرینگل	2
آر ایچ سی، تارپہ تار	3
بی ایچ یو جبار	4
بی ایچ یو بٹل	5
بی ایچ یو سوانی	6
بی ایچ یو کلکوٹ	7

8	بی ایچ یو بری کوٹ
9	بی ایچ یو تھل
10	بی ایچ یو ڈوگ
11	بی ایچ یو گلدئی
12	بی ایچ یو ملنگاہ
13	بی ایچ یو دسلور
14	بی ایچ یو گنشل
15	سی ڈی ڈون
16	سی ڈی بیار
17	سی ڈی اوشرائی
18	سی ڈی ڈون
19	لپر سی سنٹر پتراک

اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا نئے مقامی حکومتی نظام کے تحت ضلع میں موجود تمام بنیادی مراکز صحت کا اختیار ضلعی حکومت کو منتقل کیا گیا ہے اور اسلئے ضرورت کی بنیاد پر بنیادی مراکز صحت ضلعی حکومت کے اختیار میں آتے ہیں، صوبائی حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نئے بنیادی مراکز صحت کے قیام کی حوصلہ افزائی نہیں کر رہی ہے۔

جناب محمد علی: شکریه، جناب سپیکر! ما د محکمه صحت نه کوئسچن کړے دے چې " آیا یہ درست ہے کہ پی کے 92 ایک دور افتادہ اور پہاڑی علاقہ ہے، جہاں پہ صحت کی سہولیات کے ساتھ بنیادی صحت کے مراکز یعنی بی ایچ یوز وغیرہ کی کمی ہے؟" جواب خو ٹھیک دے، بیا مو (ب) کښې غوښتې دی چې تعداد څومره دے؟ هغه خو 19 دے، دوئ رالیږلے دے مونږ ته خو تاسو دې اخری سیکنډ کښې اوګورئ "آیا حکومت مذکورہ حلقے میں مزید نئے بنیادی صحت کے مراکز اور ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟" نو جواب ته غوږ کېږده جناب

سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا نئے مقامی حکومتی نظام کے تحت ضلع میں موجود تمام بنیادی مراکز صحت کا اختیار ضلعی حکومت کو منتقل کیا گیا ہے اسلئے ضرورت کی بنیاد پر بنیادی مراکز صحت ضلعی حکومت کے اختیار میں آتے ہیں، صوبائی حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نئے بنیادی مراکز صحت کے قیام کی حوصلہ افزائی نہیں کر رہی" جناب سپیکر! که تاسو د اے ډی پی دا بک راواخلئ که تاسو سره وی نو دوه خبري دی، زما په دې اخرنئ دا اعتراض په دې پیرا باندې دے، دوئ دا وائی چې مقامی حکومتونو ته کله دا هیلتھ ډیپارټمنټ تلے دے، دا به ضلعی حکومت کوی خو جناب سپیکر صاحب! ضلعی حکومت ته دا اختیار د سره نه دي ملاؤ چې دے به نوی بی ایچ یوز جوړوی، آر ایچ سی به جوړوی یا به دې ډسپنسری جوړوی خو چې کوم زاړه هسپتالونه دی، د هغې Maintenance/repair، د هغه ډاکټرز کمے هغه به دغه ضلعی حکومتونه کوی۔ دوئ په دیکښې بیا په جواب کښې دا هم ورکړی دی چې صوبائی حکومت د نوی بی ایچ یوز د پاره حوصله افزائی نه کوی، تاسو که اے ډی پی بک راواخلئ نو لس بی ایچ یوز هغه زمونږ په اے ډی پی کښې ئے ورکړی دی، هغه Ongoing نه دی، New schemes دی، نو لس بی ایچ یوز ئے ورکړی دی او دلته ډیپارټمنټ وائی چې مونږ هغه حوصله افزائی نه کوؤ، سپیکر صاحب! زما یو گزارش دے، زه همیشه د پاره دلته چې دا خفگان کوم، هغې کښې یو Logic دے، پیښور، مردان، نوښار، صوابئ، چارسده او دا باقی خیبر پختونخوا، دا په یو تله کښې مه تله، پشاور کښې وگورئ، ایل آر ایچ، کے ټی ایچ، ایچ ایم سی، سی ایم ایچ او دلته بے شماره پرائیویټ هسپتالونه دی-----

<u>جناب سپیکر:</u> زما خیال دے چې کوئسچن باندې دومره دغه نه کیږی-----

<u>جناب محمد علی:</u> نه جناب سپیکر! جناب سپیکر!-----

<u>Mr. Speaker</u>: Shahram Khan! Please explain.

<u>جناب محمد علی:</u> جناب سپیکر! زه چې دا خبره لږه کمپلیټ کړم-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ پلیز، آپ کا کوئسچن آ گیا نا، جی شہرام خان!

<u>جناب محمد علی:</u> جناب سپیکر! زه دا خبره ختموم-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ کی بات ہو گئی، جی آپ پلیز۔

جناب محمد علی: ما له به جواب هله را کوی چې زه خو خبره کمپلیټ کړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار نو دا خو نه ده کنه چې ته به ما ته، بس ستا خبره، ستا کوئسچن راغلو کنه، هغه به اوس Explained جواب د رکړی کنه۔

جناب محمد علی: چې زه خو خپله خبره مکمل کړم کنه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن به کوئ، تقریر به نه کوئ صاحبه۔ جی شهرام صاحب!

جناب محمد علی: زه خو به خپل پرابلم تا ته Explain کوم کنه۔۔۔۔۔

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر صاحب! خیر دے، بنه څه اود کړی خیر دے اود کړی سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یره، دا گوره که دا یو تقریر دې کوی نو دا به زما خیال دے، زه به نور څه نه کوم، یو گهنټه ټائم دے دې د پاره، بیا ته لگیا یه بس زما خیال دے نورو خلقو ته به زه ټائم نه ورکوم، بس هغلته نه به زه دا اسمبلی چلوم۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! په پیښور، مردان، نوښار او چارسده کښې چې کوم د صحت سهولیات شته نو هغه په دې غرونو ایریاز کښې نشته، اوس که زما سره 19 بی ایچ یوز په پی کے 92 کښې دی نو هغه 180 کلومیټر رقبه هم ده، هغلته که معمولی چرته څوک بیمار وی یا څوک خوږ شی نو تیره چوده کلومیټر زما مریض راځی پیښور ته، ایل آر ایچ وغیره ته نو که دا بنیادی سهولیات مونږ هغلته خلقو له ورکړو تحصیل لیول باندې نو زمونږ هغلته د مریضانو بنیادی صحت او هغه مسئلې حل کیږی، نو په ایل آر ایچ، ایچ ایم سی، کے ټی ایچ او په نورو ضلعی هسپتالونو باندې به دا پریشر هم کمیږی نو زه ځکه دا وایم چې هغه Backward areas چې هغلته سهولیات نشته د صحت، هغې له Priority ورکړئ بجائې د دې چې تاسو ښار له ورکوئ۔

جناب سپیکر: جی، شہرام خان! شہرام خان، پلیز۔

سینئر وزیر (صحت): دے ټوله ورځ ما سره ناست وی نو دا قیصې هغلته نه کوی او دلته یو لوئې تقریر ئے شروع کړے دے، بهر حال دے چې کوم کوئسچن کوی، یو خو زه Clarity راوستل غواړم چې څومره پورې ما ته یاد دی، بهر حال زه به ئے بیا هم چیک کړم، نوی بی ایچ یوز مونږ نه جوړوؤ لګیا یو، زما په خپله حلقه کښې بی ایچ یوز په یو یونین کونسل کښې نشته، شوکت خان چې کله منسټر وو دوئ اناؤنسمنټ هم کړے وو، چې کله زه منسټر شوم پالیسی راغله چې یره At the moment لږ دا شے Consolidate کړو، Rather than thin spreading کوؤ BHU to RHC up-gradation شته خو بی ایچ یو نشته، یو، دویمه خبره دا ده چې څنګه دوئ اووئیل چې لوکل ګورنمنټ سره بالکل څه د پاسه 30 ارب روپئ سالانه لوکل ګورنمنټ ته په ټوله صوبه کښې ملاویږی او هغوی پکښې نوی جوړولې شی که هغه نالئ جوړولې شی که هغه کوڅه جوړولې شی که هغه روډ جوړولې شی، هغه بی ایچ یو هم جوړولې شی، هغه چا منع کړے دے؟ هیچا نه دے منع کړے، نه پراونشل ګورنمنټ، عنایت خان شته نه ګنې هغه به ډیر ښه پوزیشن کښې وو چې نور ئے هم لوکل ګورنمنټ باندې ورته Clarity راوستې وے، بالکل جوړولې شی، مونږ دا Encourage کوؤ ځکه چې هغوی له مونږ دیرش اربه روپئ څه د پاسه ورکوؤ سالانه د پراونشل ګورنمنټ نه نو مونږ وایو چې که هغوی ډویلپمنټ کوی، پکار ده چې هغوی په دې سیکټر کښې په دې لیول باندې ډویلپمنټ اوکړی او زمونږ چې کوم روان هسپتالونه دی یا دغه دی یا د هغې ډویلپمنټ دے چې هغه تیز کړو، کمپلیټ کړو او په غټو هسپتالونو کښې نور مونږ انویسټمنټ اوکړو، هغه که د ډاکټرانو په شکل کښې، د 'ایکوپمنټ' په شکل کښې، که د انفراسټرکچر په شکل کښې دی، مونږ هغه ډیر فوکس کړے دے، دې وخت کښې ما بیا اووئیل چې زما په خپله حلقه کښې، پخپل یونین کونسل کښې بی ایچ یو نشته، ما نه دے کړے، As a Health Minister ځکه چې پالیسی نه ده او کنټرول چې کوم دے نو چیف منسټر د طرف نه انسټرکشنز دی چې کنټرول اوساتې، په دې بنیاد باندې بهر حال د دوئ پرابلم Genuine دے، کتلې شی، ډسکس کیدې شی But at this level څه ډیر کلیئر دغه ورته نشم

ورکولے ، Obviously چې بجټ راځی نو بیا به پرې ډ سکشن کوؤ جی۔ تهینک یو۔

جناب سپیکر: نیکسٹ،آپ۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! په دې خبره خو ما مطمئن کړه بیا به نیکسټ کوئسچن ته ځو کنه جی، ګوره سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: محمد علی صاحب! یو مهربانی اوکړه پلیز یا خو دا اووایه چې دا کوئسچن کمیټۍ ته اولیږه، زه به ئے هاؤس ته Put کړم۔

جناب محمد علی: زه یو خبره کوم-----

جناب سپیکر: یو منټ، یو منټ پلیز ته چې دے نو خپل دغه پوائنټ آؤټ کړه، ته منسټر صاحب سره کښینه او چې څومره ستا ده سره ایشوز وی، یو بل پوهه کړئ، حکومتی خلق یئ، یو بل سره خبره اوکړئ، یو بل سره Setting اوکړئ۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! زه یو خبره کومه ستا سو په وساطت-----

جناب سپیکر: او یا دې باندې نوټس راکړه هغه چې کوم لیګل دے ، نوټس راکړه چې بیا پرې فل ډیبیټ اوکړو۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! کال اټینشن زما تاسو پخپله دې اسمبلی سیکټریټ نه راواخلئ، ما چې په اګست کښې کوم کال اټینشنز جمع کړی دی اګست کښې، هغه تر اوسه پورې په ایجنډه نه راځی، اګست 2016 کښې، زه دا وایم که منسټر صاحب وائی چې زه بی ایچ یوز نه ورکوم، ټهیک شو او که دوئ وائی چې پالیسی نشته، څو پورې چې ما کتلی دی نو ډسټرکټ ګورنمنټ ته چې کوم اختیار ئے ورکړے دے ، یو هسپتال کښې ګروپ لیټرین نشته، چار دیواری خرابه ده، بجلی خرابه ده، هغه به دوئ کوی که ما ته رولز بنائی، او په دې ځائې کښې ئے دا لیکلی دی چې ډسټرکټ ګورنمنټ به نوی بی ایچ یوز جوړوی خو اوس زما بل ریکویسټ دے ، جناب منسټر صاحب په خدمت کښې دا ګزارش دے چې د لس آر ایچ سیز خو ئے اپ ګریډیشن ورکړے دے ، بی ایچ یوز نه آر ایچ سیز دلته ما ته ئے په ریکارډ راکړی دی چې Category(III) پاتراک،

شرینګل آر ایچ سی، تار په تار نور بی ایچ یوز دی نو زه دا وایم چې انسانی همدردئ په بنیاد باندې د دغه غرونو علاقو ته دا توجو ورکړئ، یو آر ایچ سی خو زما حلقې ته راکړئ، حالانکه منسټر صاحب ما سره د وزیر اعلیٰ صاحب په مخکښې 'کمټمنټ' دا کړے وو چې زه به ان شاء الله تاسو ته یو آر ایچ سی درکوم، بیا منسټر صاحب ته مو ګزارش دے چې آر ایچ سی خو راته اعلان کړی، Already په اے ډی پی کښې لس آر ایچ سیز شته۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سینئر وزیر (صحت): هسې ئے لانجه جوړه کړې ده، ټوله ورځ ما سره ناست وی، دا خبرې د ما ته هغلته هم کوی خو نه ئے کوی، بهر حال زه چې کوم دې، ما د ده پوائنټس نوټ کړل جی، په دې به اوګورو، ګوره دې وخت کښې زه Clear ځکه نه شم وئیلې، د دوئ خبره ټهیک ده، پرابلمز دی، Far flung area ده، مشکلات دی، هغه په خپل ځائې بالکل ټهیک وائی، فنډنګ ته به ګورو، د هغې Utilization ته به ګورو، د دوئ ایشو به ځان سره نوټ کړم، بیا چې راروان بجټ کښې چې څه کیدې شی، زه به چیف منسټر سره هم ډسکس کړم، دے د پخپله هم ورسره ډسکس کړی، دوئ ورسره ملاویږی، د حکومت حصه ده، دا سې څه مسئله خو نشته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه۔

سینئر وزیر (صحت): نو که څه Possibility کیدې شی، څه کیدې شی، بیا به ورته اوکړو، تهینک یو۔

جناب سپیکر: محمد علی! ستا بل کوئسچن دے، سیکنڈ کوئسچن آپ کا، آپ کا سیکنڈ کوئسچن بھی رہتا ہے۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! زما خپل د دې خوږ ورور نه دا درخواست دے، الله ګواه دے، اے ډی پی چې کله تیاریده دوئ زما سره 'کمټمنټ' کړې وو د وزیر اعلیٰ په مخکښې چې زه به درله یو آر ایچ سی درکوم، نو سوال درته کوم، ته ئے اوس بلې اے ډی پی ته ولې پریږدې، مونږ به ژوندی یو یا به نه یو، د مرګ او ژوند څه پته لګی، Already لس آر ایچ سی تا سره په اے ډی پی کښې

شته نو په Need base باندې زما نه بل څوک حقدار دی، سپیکر صاحب! خو ما ته یو آر ایچ سی را کړه، دعا خو به د رته کوؤ۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں زورآور خو مو لیدلی دی خو دا جی۔

سینیئر وزیر (صحت): دے اوس ځان یو آر ایچ سی له وژنی، دا هم ډیر ظلم دے نو (قہقہہ) زه ورته سیاسی اعلان نه شم کولې، هغه چې او به شی والا کار ورسره نه کوم، زه به اوګورم جی، زه دا کمټمنټ په دې لیول باندې د دروغ وئیلو والا کهاته ما سره نشته دے، بالکل ده چې کوم سوال کړے دے، هغه بالکل مختلف دے، د بی ایچ یو خبره کوی، اوس اخره کښې وائی چې آر ایچ سی هم را کړه۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین صاحب! جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه، زما دا خیال دے چې محمد علی خان صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! زما خیال دے، ستا دا ټائم دې فری، دا ستا دی که دا بل څه دی؟

جناب سردار حسین: هن جی؟

جناب سپیکر: دا کوئسچنز ستا دی؟

جناب سردار حسین: نه جی نه، د دې سره Related خبره کوم، محمد علی خان صاحب ډیر ریکویسټ اوکړو او زما دا خیال دے چې حکومت هسې هم اختیار لری، دلته مونږ دا ضمنی بجټ چې کوم پاس کړو، اے ډی پی کښې چې کوم سکیم رانه شی نو As a non ADP ورله هم شهرام خان کولې شی، زما خیال دا دے که اعلان ئے ورله اوکړو نو ډیره زیاته به آسانه شی، Non ADP کښې د ورله شامل کړی نو آسانه به شی ورته۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، شہرام خان! نیکسټ کوئسچن ته به ځو محمد علی! نیکسټ کوئسچن جی شهرام خان! دې نه پس نیکسټ کوئسچن جی۔

سینیئر وزیر(صحت): دا سې کار د ے جی-----

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر(صحت): دې وخت کښې په دې د غه باندې څه Clarity نشته، بهر حال زه به چیک کړم که څه Possibility وی هغه به بیا-----

جناب سپیکر: ته کښېنه محمد علی! ته کښېنه دوئ سره، چیف منسټر سره بیا کښېنه ان شاء اللہ، ٹھیک شو؟

سینیئر وزیر(صحت): نو خو هسې ورته بنه نه کوم، شکر دے چې بانګ ئے اووئیلو چې دے غلے شی۔

جناب سپیکر: اے هلکه! څه چل وکړم، هلته درته منت د پاره راشم که نه؟ بس کړه کنه، مطلب دې چې یو طریقه وی کنه، بس دے۔

(عصر کی اذان)

Mr. Speaker: Next, 4156, Muhammad Ali.

جناب محمد علی: 456 دے جی۔

جناب سپیکر: 4156 دے۔

* 4156 _ جناب محمد علی: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پاتراک میں کیٹگری ڈی، تار پہ تار میں آر ایچ سی اور شرینگل میں بھی آر ایچ سی موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز، ایمبولینس گاڑیاں، دوائیاں، لیبارٹریز، آپریشن کے آلات، نرسز اور ٹیکنیشنز کی بہت حد تک کمی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتالوں میں ضروریات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے نیز محکمہ ڈاکٹرز اور ایمبولینس کی کمی کو کب تک پورا کرے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ کیٹگری ڈی ہسپتال پاتراک میں ایک ایم بی ایس ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف، دو ایمبولیسنز، لیبارٹریز، ادویات اور متعلقہ آلات جراحی موجود ہیں، تاہم میڈیکل سپیشلسٹ، سرجیکل سپیشلسٹ، چلڈرن سپیشلسٹ اور گائناکالوجسٹ کی آسامیاں خالی ہیں۔ آر ایچ سی تار پہ تار میں تین ڈاکٹرز، ایک ایمبولینس، پیرامیڈیکل سٹاف اور ادویات موجود ہیں، آر ایچ سی شرینگل میں دو ڈاکٹرز، ایک ایمبولینس، ادویات اور متعلقہ آلات جراحی موجود ہیں، تاہم پیرامیڈیکل سٹاف کی آسامیاں ابھی تک منظور نہیں ہوئیں اور ان کی ایس این ای محکمہ کو بھیج دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں درج ہے کہ ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی 209 خالی آسامیوں کی سفارشات پبلک سروس کمیشن سے موصول ہو چکی ہیں اور محکمہ صحت جلد ہی ان کو دور دراز علاقوں میں تعیناتی کے احکامات جاری کر دے گی، مزید برآں محکمہ صحت نے حال ہی میں 1944 میڈیکل آفیسرز کی ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کی ہے جن میں پانچ میڈیکل آفیسرز کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر دیر بالا میں تعینات کیا گیا ہے، ان میں سے دو میڈیکل آفیسرز کو آر ایچ سی تار پہ تار میں اور ایک میڈیکل آفیسر کو آر ایچ سی شرینگل میں تعینات کیا گیا ہے۔

<u>جناب محمد علی</u>: جناب سپیکر! په دې کوئسچن کښې ما د محکمه صحت نه مین چې کوم دا درې هاسپټلز دی، پاتراک چې کوم کیټګری ډی دے، تار په تار آر ایچ سی دے او شرینګل چې په دیکښې د ډاکټرانو هم کمے دے، اکاموډیشن، دوائی، لیبارټری، اپریشن وغیره، جواب ستاسو د مخکښې دے چې په دیکښې دا وائی چې یره زمونږ سره په پاتراک کښې یو ایم بی بی ایس ډاکټر دے، پیرامیډیکس سټاف، ایمبولینس وغیره، زه به تاسو ته 'ون بائی ون' چونکه ما د درې هسپتالونو په دیکښې ذکر کړے دے چې دوه آر ایچ سی دی یو کیټګری ډی دے، زه په دیکښې تاسو ته 'ون بائی ون' د دې پاتراک نه شروع کوم جناب سپیکر! 2015 کښې چې کومه زلزله راغلې وه نو د هسپتال چې کوم Residential blocks دی، هغه ټول Collapse شوی دی نو د ډاکټرز د ناستې ځائې نشه، هلته د نورو د ایم ایس د انچارج، د ایل ایچ وی د نور سټاف هلته ځائې نشته، هغه هسپتال بالکل کهنډر شکل کښې پروت دے۔ یو بل د هغې نه علاوه چې یو

کیټګرۍ ډی هسپتال دے ، ظاهره خبره ده، هغې کښې به یو لیبارټری وی نو هغه لیبارټری خو بغیر د اوبو نه، هلته نه ټسټونه کیږی او نه هغه لیبارټری چلیږی نو په هغه هسپتال کښې اوبه هم نشته۔ بل د هغې نه علاوه جناب سپیکر! چې یو کیټګرۍ ډی هسپتال دے ، هغې ته مریضان راځی، ټیسټونه کوی، ټول شے په بجلئ باندې دے ، په هسپتال کښې د واپډا لائن خو تلے دے خو بجلی خو وی نه نو یو جنریټر دے چې په هغې باندې مونږ بار بار مذاکرات کوؤ، دغه هسپتال کښې په نومې جنریټر نشته نو ټیسټونه هم هلته نه کیږی، نو مریض راځی هغه ډاکټر په توک باندې هغه ته دوائی ورکوی، یو مریض ته هلته ټیسټ نه دے شوے چې د دې بیمار څه مسئله ده، بجلی نشته۔ بل د هغې نه علاوه هم په دغه کیټګرۍ ډی هسپتال کښې اوس سینکشن ایم بی بی ایس ډاکټران دی، یو ایم بی بی ایس هلته شته، اووه پوسټونه دا تیر شوی څو کلونو نه دغلته خالی دی۔ بل د هغې نه علاوه لیبارټری ټیکنیشن هلته درې زمونږ سینکشن دی، یو شته دوه نشته۔ د دې نه علاوه هغه لیبارټری زمونږ ولاړه ده، د ایکسرې مشین په هغه هسپتال کښې پروت دے خو د ایکسرې مشین خراب دے ، هغه کار نه کوی، د ای سی جی مشین شته او بالکل ټهیک دے خو چې کوم هغې کښې پانړه وی چې د ای سی جی رپورټ راکوی هغه پانړې د دوه کالونه په هغې کښې نشته۔ جناب سپیکر! د هغې نه علاوه زمونږ سره د دوه میاشتو نه تاسو بالکل د دې ځائې نه هیلتھ ډیپارټمنټ ډی ایچ او ملاؤولې شئ، د دوه میاشتو نه په کیټګرۍ ډی هسپتال کښې دوائی نشته، مریض راځی، ډاکټر دوائی لیکی، هغه بهر پرائیویټ دکان نه رااخلی، دا ایشوز چې په هغې کښې یو دا چې مریض کله هسپتال ته راځی، ډاکټر ئے ریفر کوی تیمرګرې ته، دیر ته، پیښور ته، د هغې خپل یو حساب دے ، کوم مریض چې د پاتراک نه ځی دیر ته، هغه ته بیس لیټر فیول Allowed دی، څوک چې تیمرګرې ته ځی پچاس، څوک چې پشاور ته راځی نوې لیټر، نو جناب سپیکر! یو مریض، که هغه خپل Attendant خپل مریض پشاور ته راولی، نوې لیټر هغه خپل د جیبه به اچوی، د هغې نه لس زره روپئ راځی او چې لس زره روپئ زه خپل مریض باندې ایمبولینس کښې تیل اچوم نو د هغې نه پرائیویټ ګاډے ښه دے ، دا خو

ستاسو د آر ایچ سی د پاتراک چې کوم تباه کن حالات دی زه درته هغه وایم۔ د شرینګل دوئ دلته ذکر کړې دے جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں جی، میرے خیال میں،ته دا مهربانی کوه، کوئسچن کوه، کوئسچن چې ټائم وی، اوس هلته ټائم چې دے نو ما سره پینځه شپږ منټه پاتې دی، د سردارحسین کوئسچنز پاتې دی، کوئسچن کوه، مقصد د څه دے ؟ هغه اووایه، Specific خبره اوکړه پلیز!

جناب محمد علی: جناب سپیکر! دلته د کوئسچن دا مطلب هم نه دے چې زه Read out کړم او کښینم چې ما د اسمبلئ په ریکارډ راوسته۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس، د رولز مطابق دا دی چې ته به صرف، ستا چې کوم Written کښې راشی د هغې Reply به ډیپارټمنټ ورکوی۔

جناب محمد علی: او چې جواب غلط وی نو بیا به هم زه خاموش یم۔۔۔۔

جناب سپیکر: که جواب۔

جناب محمد علی: دا غلطه ده جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: که جواب غلط وی، زه به ئے هاؤس ته پریږدم، هغه به ته ثابتوې کنه۔

جناب محمد علی: چې جواب، او زه ئے ثابتوم کنه جناب سپیکر! اوس څوک اولیږه، دا زه چې کوم وایم که دا ټهیک وی نو بیا خو زه د دې ممبرئ اهل نه یم چې دلته غلط بیانی کوم، دا زما کلې دے۔

سینیئر وزیر(صحت):جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: او جی، شهرام خان! شهرام خان پلیز۔

جناب محمد علی: زه د شرینګل خبره کوم جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے یا خو محمد علی! ته مهربانی اوکړه، ته اوس۔۔۔۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر! ډیر په درد منډئ سره ما خو درته اووئیل کنه چې جواب ئے کوم رالیږلے دے، زه هغه وایم چې جواب دلته څه دے او مونږ سره هلته څه چل شوے دے ؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن ستا څه دے ، ته څه وئیل غواړې، اضافی ته څه خبره کول غواړې ؟

جناب محمد علی: زه دا وایم، دا ما چې کومې مسئلې اووئیلې، دا خو Solution هم دے ، ما ته دا مسئلې حل کول غواړی، زما هسپتالونه، دا آر ایچ سی چې د دوئ په ریکارډ باندې دی، اوسه پورې هیلتھ ډیپارټمنټ ته نه دې'هینډ اوور' د ځلور نیم کروړه روپو سامان په کمرو کښې هلته وروست شو، دلته د آر ایچ سی سټاف نه ځی۔

جناب سپیکر: څه اوس دا راته اووایه چې دا هاؤس د دې ټولو دے که صرف ستا دے ، دې نورو ته موقع ورکړم که نه ورکوم ؟

جناب محمد علی: بالکل جی، د ټولو دے-----

جناب سپیکر: کوئسچنز پاتی دی، مهربانی اوکړه ته سپلیمنٹری کوئسچن اوکړه چې منسټر جواب درکړی درله۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر! زما د خبرې هم دغه غرض دے چې کوم ایشوز دی، د پاتراک هسپتال دا کومې مسئلې مو چې اووئیلې، دا حل کول غواړی، د شرینګل آر ایچ سی هسپتال دے ، په ریکارډ آر ایچ سی دے ، بلډنګ جوړ دے ، هغې کښې پوسټونه نه دی سینکشن شوی، ما خو شپږ میاشتې مخکښې دا توجه دلاؤ نوټس-----

جناب سپیکر: جی شہرام خان، پلیز۔

جناب محمد علی: دا توجه دلاؤ نوټس ما شپږ میاشتې مخکښې راوړے وو، په هغې باندې څه عملدرآمد اوشو ؟

جناب سپیکر: جی شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر صاحب! د ایم پی اے صاحب مسئلې ګنړې دی او مشکلات ورته ډیر دی، کوم Questions/Answers ئے ورکړی دی، دا خو یو زوړ دے ، New updates دا دی، د ډاکټرانو حوالې سره، میډیکل آفیسرز، هغه بله ورځ ورته مونږ بیالیس دیر اپر ته ټول ورکړی دی، پنډره صرف دې وخت

کبنې Vacant دی، په ټول دیر اپر کبنې میډیکل آفیسرز، چیف سیکرټری ته فائل تلے دے، پینځه سوه میډیکل آفیسرز ان شاء اللّٰه تقریباً سبا یا بله ورځ کبنې Approval به راشی، هغه به هم دوئ ته ورکړے شی، څه سپیشلسټان چې کوم کم دی، هغوی Already چې Against په Different posts لګیدلی دی، Already ما ډیپارټمنټ ته انسټرکشنز ورکړی دی چې کوم کوم پوزیشن باندې لګیدل پکار دی، د هغوی Re-appropriation کوی، هغه به Already هلته راشی ان شاء اللّٰه۔ د دې نه علاوه دوئ چې کومې مسئلې بیان کړې، ما ځان سره نوټ کړې، سیکرټری شاته ناست دے، Already سیکرټری صاحب، ډیپارټمنټ ټول هغوی هم ځان سره نوټ کړل، هغوی به ئے اوګوری چې کوم کار د کیدو وی، هغه به هغوی په هغه لیول باندې د Equipment repair already یو پراسیس روان دے په ډیپارټمنټ کبنې، په ټوله صوبه کبنې روان دے، هغه صرف په دیر اپر کبنې یا د ده په حلقه کبنې نه دے روان، هغه په ټولو ځایونو کبنې روان دے، هغه پراسیس به کمپلیټ شی، د ټیکنیشنز Already مونږ څه 'هائرنګ' اوکړو، څه باندې د هائی کورټ Stay ده، هغه Stay چې Vacate شی ان شاء اللّٰه نو هغه'هائرنګ' به هم اوشی، چې هغه'هائرنګ' اوشی، هغه پراسیس به کمپلیټ شی نو مشکلات به تقریباً تر کافی حده پورې Resolve شی، څه داسې څه به پاتې نشی او که بیا هم دوئ ته څه لګی، He can always come to my office and tell me چې یره دا مسئله ده او زه ئے ورته هلته سیکرټری هیلتھ ته وایم، هغه به ئے ورله ټھیک کړی۔

Mr. Speaker: Ji, next, Sardar Hussain, please.

جناب محمد علی: جناب سپیکر! زما خو دغه۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Next, next.

Mr. Sardar Hussain (Chitrali): Mr. Speaker!

جناب سپیکر: نیکسټ رولز دا دی، چې نیکسټ۔

(شور)

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! میرا کوئسچن یہ تھا، میرا، اچھی بات نہیں ہے، اچھی بات نہیں ہے۔

(شور)

Mr. Speaker: Please, sit down; please, sit down; please, sit down. Next.

پانچ منٹ باقی ہیں، میں اس کو موقع دوں گا، پانچ منٹ باقی ہیں، جی سردار حسین!

* 4136 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں کئی ڈسپنسریوں کیلئے عمارتیں تیار ہیں جن کو اب تک استعمال میں نہیں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عمارتوں کی تعداد بتائی جائے نیز محکمہ ان کو کب تک استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) 93-1992 میں ضلع چترال میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت کل 18 ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی تھیں جن میں سے 6 ڈسپنسریوں کیلئے پوسٹیں منظور ہوئی تھیں جو کہ فنکشنل ہیں اور باقی 12 ڈسپنسریوں کیلئے پوسٹیں تاحال منظور نہیں ہوئی ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

1	سی ڈی سویر
2	سی ڈی اور عوچ
3	سی ڈی سین لشٹ
4	سی ڈی سویر
5	سی ڈی گاشٹ لاسپور
6	سی ڈی شونو
7	سی ڈی کوراغ
8	سی ڈی گاشٹ لاسپور

9	سی ڈی کار گین
10	سی ڈی زانگ لشٹ
11	سی ڈی مور لشٹ
12	سی ڈی اسٹیچ

مذکورہ بالا ڈسپنسریاں چونکہ سالانہ ترقیاتی کام کا حصہ نہیں تھیں، لہذا ان کی آسامیوں کی منظوری کیلئے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو خلاصہ بھیج دیا گیا ہے، اس کے علاوہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 12-2011 کے تحت 3 سول ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی ہیں جو کہ پوسٹ منظور نہ ہونے کی وجہ سے چالو نہیں ہیں، تفصیل درجہ ذیل ہے:

1	سی ڈی بانگ تحصیل مستوچ
2	سی ڈی نار کوریت گرم چشمہ
3	سی ڈی آکر دی ارندو

مزید برآں تمام ڈسپنسریوں کی عمارتیں درست حالت میں ہیں، صرف ایک سی ڈی ستولو تحصیل موڑلہو حالیہ زلزلے میں متاثر ہوئی ہے، مذکورہ ڈسپنسریوں کی آسامیوں کی منظوری کیلئے محکمہ خزانہ کو مکمل کیس بھیج دیا گیا ہے جونہی محکمہ خزانہ منظوری دیتا ہے تو انکو فعال کیا جائے گا۔

جناب سردار حسین (چترالی): سر! جی، میرا کوسچن یہ تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں کئی ڈسپنسریوں کیلئے عمارتیں تیار ہیں جن کو اب تک استعمال میں نہیں لایا گیا ہے؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عمارتوں کی تعداد بتائی جائے نیز محکمہ ان کو کب تک استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر!

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین (چترالی): رولز، جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زه د رولز مطابق به ئے چلوم اسمبلی، محمد علی! دا سې نه کیږي، میرے خیال میں بالکل آپ جا سکتے ہیں۔

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں تو میں سوال کا وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین (چترالی): آپ ہاؤس کو 'ان آرڈر' کریں، معزز ممبر سے آپ کہیں، مہربانی کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو، هغه به لکیا وی، بِسۡمِ اللّٰهِ، آپ کریں، بات کرلیں جی۔

جناب سردار حسین (چترالی): یہ کس طرح کی بِسۡمِ اللّٰهِ ہے سر! کہ یہ بندہ بولتا جارہا ہے، آپ اس کو 'ان آرڈر' کریں نا، آپ کا کام یہ ہے، یہ اس کو 'ان آرڈر' کریں یا ہاؤس کے سارجنٹ سے کہیں کہ اس کو کنٹرول کرے، پھر میں بات کروں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

(شور)

جناب سردار حسین (چترالی): ہاؤس کو سر، ان آرڈر کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رولز کے مطابق سپلیمنٹری کوئسچنز ہو سکتے ہیں، رولز کے مطابق سپلیمنٹری کوئسچنز ہو سکتے ہیں۔ جی، سردار حسین، Please be behave۔

(شور)

جناب سردار حسین (چترالی): محمد علی صاحب! مہربانی کریں گے آپ؟

Mr. Speaker: Behave, please behave properly.

اس طرح نہ کریں، رولز کے مطابق چلیں آپ۔

جناب سردار حسین (چترالی): یہ کیا چیز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو کہتا ہوں، یہ کوئی طریقہ، کوئی یہ طریقہ ہے؟ رولز کے مطابق آپ یہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ نے مجھے رولز کی، رولز کے مطابق چلائیں گے، رولز کے مطابق محمد علی! آپ جتنا بھی کہیں گے، میں نہیں کروں گا، سردار حسین صاحب۔

(شور)

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! مجھے جواب یہ ملا ہے کہ 93-1992 میں یہاں پہ، سر، جی یہ کیا ہے؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ He is part of the government, this gentleman is part of the government, why he is creating problems for me, why? Is it the House? He is the part of the government; he is responsible one، ان کے وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں، نہیں، کم از کم ان کو بتادے نا؟

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ مجھے سنیں، میں اس اسمبلی کو رولز کے مطابق چلاؤں گا، مجھے بتائیں، رولز کے مطابق یہ ہے، رولز کے مطابق یہ ہے کہ جو کوسچن کرے گا وہ سپلیمنٹری کر سکتا ہے، سپلیمنٹری کوسچن، تقریر تو نہیں ہے، یہ تو ٹائم ہوتا ہے ایک گھنٹہ، ایک گھنٹے کے اندر اندر سب کو ایک موقع دینا ہوتا ہے۔ سردار حسین صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! یار، یہ کیا طریقہ ہے، یہ کیا طریقہ ہے کہ ایک گھنٹہ سے ایک آور سے یہ لے رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان! ویسے یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ایک آدمی گورنمنٹ میں بھی ہو اور پھر اس کو تو کوئی لحاظ کرنا چاہیئے۔

سینئر وزیر (صحت): جناب سپیکر صاحب! زما ورسره ډیر بنه تعلق دے خو دا طریقه کار ټهیک نه دے، د دې وجه دا ده، ټهیک ټهاک جواب مو ورله ورکړو، بالکل کلیئر مو ورته اووئیل چې دا ده، دا ستا د ډاکټرانو پوزیشن دے، دا ستاسو د Equipments د Repair پوزیشن دے، د دې نه علاوه که تاته پرابلم لګی چې کوم ما ایډریس نکړو، ما سره کښینه، دغه ځائې دې، لابئ کښې راسره کښینه، سیکرټری مو ناست دے، زه نه پوهیږم چې ایشو کوم ځائې کښې ده؟ ته ایشو اووایه، ما درله جواب درکړو، کوم ځائې کښې Disconnect دے، هغه Disconnect زه نه پوهیږم، هغه وائی چې ما له ئے غلط جواب راکړو، ما بالکل غلط جواب نه دے ورکړے، ما بالکل ټهیک جواب ورکړے دے چې څه ما ته پته ده، څه ما ته ډیپارټمنټ وئیلی دی، کوم انفارمیشن ما راختستی دی، دے چې څه وائی، ما هغه واؤریدل، د هغې د دې سوال په جواب کښې ما هغوی ته ایډیشن

اوکړو چې بهئ دا دا ایشوز روان دی، دا د ډاکټرانو پوزیشن دے، دا د دغه پوزیشن دے۔

جناب سپیکر: څه شو مظفر سید صاحب، څوک دے د پارلیمانی پارټئ لیډر؟

سینیئر وزیر(صحت): او دا د 'ریپیئر' پوزیشن دے، قیصه ختمه شوه۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: Who will address?، کوئی طریقہ تو ہونا چاہیئے، کوئی طریقہ تو، جی سردار حسین صاحب، سردار حسین صاحب!

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې ئے یو آر ایچ سی ورکړې ده نو کوم دے، هغه یو آر ایچ سی ئے چې ورکړې ده؟-----

جناب سپیکر: میرا-----

جناب سردار حسین: جی، یہ 'کوئسچنز آور' ہے، مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب! زما دا خیال دے، محمد علی خان! که مونږ له د یو منټ موقع راکړو، زما دا خیال دے چې دا خو روزانه، زما دا خیال دے-----

جناب سپیکر: کوئسچنز آور ختم ہو رہا ہے، بس میں اس کو Windup کرتا ہوں جی۔

جناب سردار حسین: او زه به په دې باندې خبره کوم، دا خو-----

جناب سپیکر: جی سردار حسین!

جناب سردار حسین: زه یو منټ خبره کوم په دې باندې سپیکر صاحب! زه اول په دې باندې خبره کوم بیا Related یو کوئسچن دے-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: زه محمد علی خان صاحب ته هم ریکویسټ کوم چې زما دا خیال دے چې منسټر صاحب ډیره Reasonable خبره اوکړه، ډیره Reasonable خبره ئے اوکړه، اوس که د هغې په حواله باندې په یو پوائنټ باندې څه مشکل وی،

هغه تا ته دا هم Offer درکړو چې سیکرټری صاحب به کښینی، زه به د رسره کښینمه، نو زما دا خیال دے چې د دې نه نور Reasonable جواب چې دے هغه نشی کیدې بیا۔۔۔۔۔

ایک رکن: یا خدایه پاکه خیر، یا خدایه خیر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: تر دغه حده پورې خو زما دا خیال دے چې دا ډیره مناسبه خبره وه او ډیره Reasonable خبره وه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو چانس دیتا ہوں، یس۔

جناب سردار حسین: او دا هر ټائم، دا دلته اسمبلی چې ده، ټول پاکستان کښې ئے خلق ګوری، ټوله دنیا کښې ئے خلق ګوری، زما دا خیال دے که مونږ هر ټائم دا ماحول جوړ کړو، دا ماحول چې دے، دا مناسب نه دے سپیکر صاحب! که ستاسو اجازت وی، زه هیلتهـ سره Related د منسټر صاحب په نوټس کښې یو خبره راوستل غواړم او دا به مو ګزارش هم وی ان شاء الله چې هغه ئے لږ په توجه واؤری، دا هیلتهـ کیئر کمیشن چې کله جوړ شو، په هغې کښې بیا څه پوسټونه ایډورټائز شو، د هغې د پاره ایډورټائزمنټ راغلو، بیا انټرویوز اوشو، ستا سو چې کوم متعلقه کار وو، د هغې د پاره بیا انټرویوز هم اوشو، ټیسټ هم اوشو، په هغه ټیسټ او انټرویو باندې اعتراض راغلو چې دا د هغه بیورو چیف چې کوم چیئرمین وو، په هغه باندې دا اعتراض راغلو چې تا په دیکښې Nepotism کړے دے، په هغه حواله باندې څه اعتراض راغلو، بیا ډیپارټمنټ د منسټر صاحب په حکم باندې، د سیکرټری په حکم باندې دوه رکنی کمیټی جوړه کړه، سپیشل سیکرټری او د ایډیشنل سیکرټری په سربراهئ کښې دوه رکنی کمیټی جوړه شوه، هغه کمیټئ خپل رپورټ ورکړو تحریری چې په دې ریکروټمنټس کښې Nepotism شوے دے او دا هیرا پهیری شوې ده یا چې کوم الفاظ هغوی استعمال کړی دی چې په دیکښې میرټ چې دے هغه نه دے Follow شوے او بیا تحریری طور باندې دا ریکویسټ اوشو چې دا ریکروټمنټس د بیا اوشی۔ جناب سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم چې تر ننه پورې

دغه کمیټی چې تاسو Departmentally دوه رکنی کمیټی جوړه کړې وه، د هغوی په رڼا کښې تر اوسه پورې هغه ریکروټمنټس باندې نظر ثانی نه ده شوې او چې کوم غیر قانونی خلق وو هغه تر اوسه پورې کار کوی خو Interestingly دلته نن په دې اسمبلئ کښې Whistle blower قانون هم راوړئ، په هغه قانون کښې دا لیکلی شوی دی چې د ډیپارټمنټ کوم افسر Irregularity مخې ته راولی، Mismanagement راولی، Nepotism راولی یا رشوت او د سفارش کیسونه مخې ته راولی، د هغې به نه صرف تحفظ کیږی بلکه هغې ته به تعریفی سرټیفکیټ هم ورکولے شی، دلته دا خبره زه د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړم چې یو ډاکټر چې د هغه په نظریاتی توګه باندې تعلق هغه د ملګرو ډاکټرانو سره دے، د عوامی نیشنل پارټی، ستاسو نوټس کښې راولم، باید کیدې شی چې-----

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! چونکہ اگر آپ یہ ایشو کرتے ہیں تو پھر 'کوئسچنز آور' ختم کرکے یہ آپ کاProperجواب دے گا کیونکہ یہ اس سےRelated نہیں ہے۔

جناب سردار حسین: صرف یو منټ، خبره مو راغونډه کړې ده، صفا کوم ئے-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: زه صرف دا وئیل غواړم چې هغه ډاکټر چې دا دومره لوئې، د هغه په تحریر باندې بیا تاسو حکم هم کړے دے، انکوائری رپورټ هم جوړ کړے دے، ډیپارټمنټ پخپله دا خبره Confession کړه چې په دیکښې Irregularity شوې ده، پکار خو دا وه چې د هغې خلاف ایکشن اخستے شوے وے، اوس والله چې د هغه ډاکټر خلاف د انتقام نخښنه جوړه شوه، د هغوی د دې ډیپوټیشن وخت نه وو او هغه دغه نه لرې کړے شو، لکه دا هم مهربانی تاسو اوکړه، مطلب دا دے چې لږ خیال اوساته یا دې باندې بیا انکوائری اوکړه یا څنګه چې تاسو مناسب ګڼړئ، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی جی، آپ مختصر کرلیں اور سردار حسین صاحب جو ہیں نا، اس کے دو کوئسچنز رہتے ہیں۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: زه صرف یو سیکنډ کښې Reply ورکوم، سردار بابک صاحب دغه وکړو، بالکل یو ایشو Raise شوې وه، په هغې باندې

زما یو خپل Stance وو، هغې کښې مونږ یو Decision هم اخستے وو خو هغه هیلتھ کیئر کمیشن یو اپیل را لیږلے وو With details چې یره جی، تاسو سره چې کوم Facts دی نو هغه Incomplete دی او هغه مونږ کمپلیټ تاسو ته With these details را لیږو، هغوی Already را لیږلی دی، هغه چونکه زما ټیبل ته لا نه دی رسیدلی چونکه هغه کمیټی چې کومه ده، هغه د هغې سکروټنی کوی نو اوس بیا ئے ما ته را لیږی، هغه چې زما ټیبل ته راشی، ایشو بالکل زما دغه نه تیره شوې ده او ما پرې Decision هم اخستے وو خو هغوی اوس اپیل کړے دے، اوس هغه ډیټیلز چې مونږ ته مخې ته راشی نو Further به مونږ هغه ډیټیل واخلو او د کوم ډاکټر صاحب چې دوئ خبره کوی، هغه هم ما ځان سره نوټ کړو، هغه به هم زه چې کوم دے نو دغه کړم۔

جناب سپیکر: سردار حسین، کوئسچن نمبر 4136۔

جناب سردار حسین: سر جی، میرا کوئسچن یہ تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں کئی ڈسپنسریوں کیلئے عمارتیں تیار ہیں جن کو اب تک استعمال میں نہیں لایا گیا ہے؟ جواب مجھے آیا ہے کہ 93-1992 میں یہ جو بارہ ڈسپنسریاں بنائی گئی تھیں جن کی عمارتیں تیار ہیں لیکن ابھی تک پوسٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ بند پڑی ہیں تو سترہ سال تک بارہ ڈسپنسریوں کیلئے کوئی پوسٹ نہیں آئی۔ اس ایوان میں موجود اس طرف والوں کو بھی جواب دینا چاہیئے اور اس طرف والوں کو بھی جواب دینا چاہیئے کہ سترہ سال تک یہ فائل میں ہے، جناب عالی! اس کے بعد یہ بھی کہا گیا کہ 12-2011 میں چار ڈسپنسریاں، تین ڈسپنسریاں اور بنیں، ان کیلئے بھی ابھی تک کوئی پوسٹ منظور نہیں ہو سکی تو جناب سپیکر! میں سوال یہ کرتا ہوں کہ یہ عمارتیں کیوں بنائی گئیں، یہ کس لئے بنائی گئی تھیں، کس مقصد کیلئے بنائی گئی تھیں؟ ابھی وزیر خزانہ صاحب تشریف رکھتے ہیں یا نہیں، ان کے پاس یہ فائلیں پڑی ہوئی ہیں لیکن یہ خالی عمارتیں چترال میں کھڑی ہیں، کل لوگ برف میں پھنس گئے، کچھ ہماری مائیں بہنیں مریں اور ان کو پٹی کرنے کیلئے، یہ ایک اور جناب سپیکر! یہ دوسری جگہ میں ہے، کریم آباد، پٹی کرنے کیلئے کوئی نہیں ملا لیکن 1993ء سے لے کر آج تک سترہ سال میں بارہ عمارتیں خالی پڑی ہوئی ہیں، اب چار عمارتیں 12-2011 میں بن گئیں وہ بھی خالی پڑی ہیں، کسی کیلئے پوسٹ نہیں آ رہی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ شہرام صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان!

سینیئر وزیر (صحت): جی، ایم پی اے صاحب نے بڑے ایک Important issue کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ اس طرح ہوا ہے کہ یہ پورے صوبے میں نہ کہ چترال میں پیپلز پروگرام کے تحت 93-1992 میں Different ضلعوں میں بی ایچ یوز بنائے گئے یا ہیلتھ سنٹرز بنائے گئے لیکن وہ فیڈرل گورنمنٹ نے بنائے تھے، کبھی پراونشل گورنمنٹ کو Handover ہوئے ہی نہیں، اب ان کا سوال بالکل ٹھیک ہے کہ ایوان کے اس طرف والوں کو جواب دینا چاہیئے یا اس طرف والوں جواب دینا چاہیئے۔ اس طرف والوں سے میں یہ کہہ دوں کہ یہ سوال بہت پرانا ہے اور ابھی آج کی جو 'اپ ڈیٹ' ہے جو میں نے سیکرٹری صاحب سے دیکھا ہے کہ خوش قسمتی سے سترہ سال بعد ہمیں یہ یاد آیا کہ یہ تو پیپلز پروگرام کے تحت جو بنائے گئے خیبر پختونخوا کی حکومت، ڈیپارٹمنٹ کبھی ہی نہیں گئے لیکن چترال کے حالات، مشکلات وہ ساری چیزوں کو، سیلاب آیا لوگوں کو مشکلات آئیں، ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خیبر پختونخوا کی موجودہ حکومت، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے فنانس سے اس کی گیارہ Facilities کیلئے پچپن Positions کی Sanction لے لی ہے تو یہ میں ایم پی اے صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ سترہ سال بعد ہم نے یہ کر دیا اور already ابھی اس پہ ریکروٹمنٹ بھی ہو گی اور باقی Facilities جو بھی ان کی سروسز ہوں گی، وہ ہم آپ کو Provide کریں گے ان شاءاللہ، تو یہ ایشو آپ کا Resolve ہو گیا ان شاءاللہ، باقی آپ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، میں بھی ہوں گا، آپ کا اس کے علاوہ اسی سے Related کوئی ایشو ہو گا تو وہ بھی ہم Sort out کر لیں گے، That has been taken care of، ایک دوا گر رہتے ہیں تو وہ بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو میرے خیال میں بھیج دیئے گئے ہیں۔

Mr. Speaker: Next 4143 Sardar Hussain.

* 4143 _ جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام ہسپتالوں آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کیلئے مختلف مد میں فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے بھر کے مختلف ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی پوسٹیں بھی خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2015-16 میں ضلع چترال کو دیئے گئے تمام ہسپتالوں کے فنڈز کی تفصیلات فراہم کی جائیں نیز مذکورہ ضلع میں موجودہ خالی آسامیوں کی بھی تفصیلات دی جائیں؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع چترال کی بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کیلئے مختص شدہ فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

آر ایچ سی مستوج کیلئے 27 لاکھ 47 ہزار، آر ایچ سی شاگرام کیلئے چار لاکھ 98 ہزار جبکہ آر ایچ سی ارندو، ایون، کوغذی اور درسن کیلئے چار کروڑ 90 لاکھ 36 ہزار روپے مختص کئے گئے۔ ضلع چترال میں منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

VACANT AND FILLED POSTS OF DOCTORS AND PARAMEDICS

Tehsil Headquarter Hospitals Chitral			
	Sanctioned	Filled	Vacant
BPS-19	3	0	3
BPS-18	5	4	1
BPS-17	22	9	13
BPS-16(Nurse)	55	40	15
Medical Technician	76	62	14
RHCs Chitral			
	Sanctioned	Filled	Vacant
BPS-19	0	0	0
BPS-18	2	1	1
BPS-17	10	4	6
Medical Technician	52	40	12
BHUs Chitral			
	Sanctioned	Filled	Vacant
BPS-19	0	0	0
BPS-18	0	0	0
BPS-17	20	2	18
Medical Technician	57	44	13
Civil Dispensaries Chitral			
	Sanctioned	Filled	Vacant

Medical Technician	45	43	2

Sd/xxx
District Health Officer
Chitral

جناب سردار حسین (چترالی): کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام ہسپتالوں، آر ایچ سی اور بی ایچ یوز کیلئے مختلف مد میں فنڈز مختص کئے جاتے ہیں؟ آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے بھر کے مختلف ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی بھی پوسٹیں خالی پڑی ہیں؟ تو سر، میں نے کوئسچن چترال سے Related کیا تھا تو مجھے جواب جو آیا ہے، وہ بالکل صحیح نہیں ہے، میں منسٹر صاحب سے شکایت کروں گا کہ اس میں آر ایچ سی مستوج اور آر ایچ سی شاگرام کیلئے کوئی دو لاکھ کا کچھ، یہ دونوں بی ایچ یوز گورنمنٹ کے پاس نہیں ہیں، یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ نہیں کہتا کہ ایک کوئسچن میں اس کا جواب آیا ہی نہیں ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ کسی کمیٹی کو سپرد کیا جائے، منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب ہمیں بتادیں، میں وہ باتیں کرنا نہیں چاہتا کیونکہ دو دو، تین تین ہزار روپے ہمارے وہاں کے اس کیلئے رکھے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ میں اپنا ریکارڈ لے کے ان کے ساتھ ملتا ہوں، مہربانی کر کے مجھے کوئی ٹائم دے دیں، کوئی میٹنگ رکھیں تو میں اپنے Grievances ان کو وہاں پہ بتادوں گا تاکہ میرا مسئلہ حل ہو بجائے اس کو کمیٹی وغیرہ کو ریفر کرنے کے، تو میں یہ گزارش کر رہا ہوں محترم وزیر صحت صاحب سے، پہلے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ 1993 سے لے کر آج تک مختلف علاقوں میں یہ بنائے گئے اور کسی حکومت نے، کسی بندے نے، ہم اس کے پیچھے بار بار گئے، سابقہ حکومتوں کو میں Condemn کروں گا کہ کسی نے نہیں کیا، کسی نے ان کو مویشی خانہ بنایا، کسی نے ان میں ٹیوشن سنٹرز کھولے، کسی نے مہمان خانے بنائے تھے، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے جو حکومتیں اچھا کام کرتی ہیں، ہم ان کو اچھا کہیں گے، پہلی دفعہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کام کیا ہے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، Rest of the part of my Question جو ہے، وہ بجٹ سے Related ہے، مہربانی کر کے اس کیلئے مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان، پلیز۔

سینیئر وزیر (صحت): میں اس میٹنگ کے بعد، سیشن کے بعد، سیکرٹری صاحب ہیں، ان کو ہم ٹائم دے دیتے ہیں لیکن ان کی توجہ کیلئے کیونکہ فلور آف دی ہاؤس انہوں نے Question raise کیا، ہمیں جو وہاں

سے سمری آئی تھی اور ڈیٹیلز آئی تھیں اور ڈیپارٹمنٹ نے یہ Decide کیا کہ ہم 725 ملین روپے ہیلتھ کے حوالے سے چترال میں خرچ کریں گے ان شاءاللہ جس میں ایک کیٹگری سی ہاسپٹل ہے بونی کا، جس کی اپ گریڈیشن ہم نے کی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ڈی ایچ کیو دور شل، اس طرح کا کوئی نام ہے دروش، وہ بھی اپ گریڈیشن میں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تقریباً کوئی سولہ ایسی Facilities ہیں جس پہ 605/606 ملین روپے لگتے ہیں، وہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے اور چیف منسٹر نے اس کی Approval دے دی ہے، تو ان شاءاللہ ڈیٹیلز ان کے ساتھ شیئر کر لوں گا اور ان کو اس کی بھی ڈیٹیلز دے دیں گے جو خیبر پختونخوا کی حکومت چترال کیلئے پلان رکھتی ہے اور باقی بھی جو ان کے مسئلے ہیں وہ ادھر ہی Decide کر لیں گے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: میڈم یاسمین پیر محمد 6 فروری، میاں ضیاءالرحمان صاحب، سردار ظہور احمد، عبدالکریم خان، اچھا یہ تو حاضر ہے۔ فضل حکیم ایم پی اے، افتخار مشوانی، الحاج صالح محمد، سردار اورنگزیب نلوٹھا، شکیل احمد ایڈوائزر، میڈم آمنہ سردار، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک دو ریزولیوشنز ہیں، یہ پاس کرتے ہیں اس کے بعد آپ کو، جی فخر اعظم صاحب! ریزولیوشن پہ کس کس سے آپ نے Signs کروائے ہیں، اس کا بتائیں، Rule relax کرنے کیلئے آپ بتائیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس کو آن کر دیں، سر! یہ میں نے سائن کیا ہے، شاہ فرمان صاحب پی ٹی آئی سے، سردار حسین بابک صاحب نے سائن کیا ہے اور ملک نور سلیم خان ہیں، انور حیات خان ہیں، محمد علی

صاحب نے، نگہت اورکزئی نے، اعزاز الملک افکاری صاحب نے، اشتیاق ارمڑ صاحب نے اور شیراز خان صاحب نے سائن کئے ہیں سر! یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: Rule relax کرنے کیلئے بتائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! I beg to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution?

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قرار دادیں

جناب فخر اعظم وزیر: یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے مسلمان ممالک کی امریکہ میں پابندی کے اقدام کو ظالمانہ، سراسر بے انصافی پر مبنی قرار دیتی ہے اور ان کا یہ اقدام مسلمان ممالک کے اندر اشتعال پیدا کرتی ہے، ان کا اقدام متعصبانہ ذہنیت کا اظہار کرتا ہے جو سراسر اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ یہ ایوان امریکی عدالت کے فیصلے کو سراہتا ہے، لہذا یہ اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ ٹرمپ حکومت بین الاقوامی قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے مسلمان ممالک کے خلاف اس قسم کے اقدامات کرنے سے گریز کرے کیونکہ ان کے اس طرح کے اقدامات سے مسلمان ممالک کے درمیان امریکی نفرت اور اشتعال پیدا ہو جاتا ہے جو کہ امریکہ کے مفادات کے خلاف ہے

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Madam Nighat.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے جس پہ میرے سائن ہیں، شاہ فرمان صاحب کے سائن ہیں، سردار حسین بابک صاحب، فخر اعظم، ڈاکٹر مہر تاج روغانی، مظفر سید صاحب ہیں، شاہ حسین صاحب ہیں، رشاد خان ہیں اور شوکت اللہ یوسفزئی صاحب ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا اسمبلی ایک قرارداد کے ذریعے ایک اہم معاملے کی جانب صوبائی حکومت کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہے اور وہ یہ کہ خیبر پختونخوا کے تعلیمی اداروں میں آئس کے نام سے زہریلا نشہ تیزی سے پھیل رہا ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل تیزی سے بگڑ رہی ہے، یہ اسمبلی قرارداد کے ذریعے مطالبہ کرتی ہے کہ آئس نامی نشے کی روک تھام کیلئے قانون سازی کر کے اس کی تیاری اور فروخت میں ملوث عناصر کے خلاف کارروائی کی جائے، یہ اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ مؤثر قانون سازی کیلئے ہسپتالوں سے باقاعدہ سروے کروایا جائے جہاں روزانہ آئس کے نشے میں مبتلا مریضوں کو لایا جاتا ہے اور یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ باقاعدہ اس ہاؤس کی کمیٹی کو بنایا جائے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کمیٹی کو تو نہیں، بہر حال ہاؤس کو کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جی، میرا خیال ہے کہ بریک کرتے ہیں، نماز کیلئے Twenty minutes بریک کرتے ہیں، پھر ٹائم نکل جائے گا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر سات، جناب فخر اعظم وزیر۔

جناب فخر اعظم وزیر: تھینک یو۔جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ خزانہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی محکمہ خزانہ، تمام ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز جاری نہیں کرتی اور ساتھ ہی Financial constraint کا بہانہ بناتے ہیں جس کی وجہ سے صوبے میں تمام۔۔۔۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر! ایک منٹ، فنانس منسٹر پلیز! جناب مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: جی سر۔

جناب سپیکر: جی، فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: جس کی وجہ سے صوبے میں تمام ترقیاتی کام رک گئے ہیں اور پورا صوبہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہے، جس کی وجہ سے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ہم نے 2016 اور 2017 کا بجٹ جون میں پیش کیا اور جس کا کل حجم ہم نے 505 ارب روپے تخمینہ لگایا تھا جس میں 125 ارب روپے ہم نے ترقیاتی کاموں کیلئے مختص کئے تھے، Janab Speaker Sahib! I want attention of the House.

جناب سپیکر: جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! 125 ارب روپے ہم نے ترقیاتی کاموں کیلئے مختص کئے تھے جس میں Ongoing schemes بھی رکھی ہوئی تھیں اور نئی سکیمز بھی تھیں لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ سات آٹھ مہینے گزر گئے ہیں، نئے کام تو نہیں ہو سکتے لیکن جو Ongoing schemes تھیں ان کیلئے بھی کوئی پیسہ نہیں ہے اور تمام کام ادھورے رہ گئے ہیں اور ان پر کوئی کام نہیں ہو رہا، جس کی وجہ سے پورے صوبے میں ترقیاتی کام جمود کا شکار ہے اور جتنی بھی Ongoing schemes تھیں، ان پر کام رکا ہوا ہے اور جب ہم پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خزانہ خالی ہے۔ ہم کہیں اور جگہ سے بندوبست کر رہے ہیں، اب جناب سپیکر صاحب! میں اپنے معزز فنانس منسٹر سے کچھ سوالات عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ، آپ کا کال اٹینشن پہنچ گیا ہے۔ جی، مظفر سید صاحب، آئٹم نمبر 7۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زه هم په دې خبره کول غواړم، تاسو اجازت راکړئ-----

جناب سپیکر: رولز کښې، یہ دیکھیں کال اٹینشن پہ ڈیبیٹ نہیں ہوتی، آپ جو ہیں نا۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فخر اعظم صاحب!-----

جناب سپیکر: ایک منٹ، پھر اس کیلئے آپ کو نوٹس دینا ہوگا، مفتی صاحب! آپ کو پتہ ہے، اس کیلئے آپ نوٹس دیدیں، اس پہ پوری ڈیبیٹ کر لیں گے، جی آپ ڈیٹیل دیدیں، یہ ڈیٹیل کر دے گا نا۔ جی مظفر سید صاحب۔

وزیر خزانہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! محترم فخر اعظم بھائی نے جو نکتہ اٹھایا، اس کے حوالے سے ویسے Informal تو ہماری ڈسکشن بھی ہوئی ہے اور یہ ان کو بھی معلوم ہے اور پورے ہاؤس کو بھی معلوم ہے کہ نئی سکیمز جو Ongoing ہوتی ہیں یا نئی جو Establish کی جاتی ہیں تو تمام کو جس طرح ایلوکیشن کی جاتی ہے-----

جناب سپیکر: جی، آپ مشتاق صاحب کا مائیک استعمال کر لیں، مشتاق صاحب کا۔

وزیر خزانہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! فخر اعظم بھائی نے جو کال اٹینشن جو توجہ دلاؤ نوٹس پر انہوں نے بات کی ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر! زه پرې هم خبره کول غواړم-----

جناب سپیکر: یہ Explain کر لے، اس کے بعد آپ کر لیں۔ جی، مفتی صاحب! یہ کال اٹینشن پہ ہوتا نہیں، بہر حال آپ نوٹس دیدیں۔ چلو منسٹر صاحب! Explain کریں۔

مفتی سید جانان: دا آن کیږی نه؟

جناب سپیکر: چلو، تھوڑا آپ چیک کر لیں، منسٹر صاحب آپ بات کر لیں، منسٹر صاحب پلیز!

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب!

مفتی سید جانان: بس تھیک شوه جی، مائیک تھیک شو زما والا۔ زه جی صرف د دغه ټول ایوان مخکښې یو خبره کول غواړم، جناب سپیکر صاحب! د فنانس منسټر صاحب-----

جناب سپیکر: هسې يوه خبره درته کوم، تا ما ته حواله راکړه، په کال اټينشن باندې به بحث وی د رولز مطابق۔

مفتی سید جانان: کله کله وی جی، کله کله وی جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نا چې کله، Rule ہم Relax کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، لیکن نہیں ہوتا۔

مفتی سید جانان: کله کله وی جی۔

جناب سپیکر: چلو مختصر بات کرلیں۔

مفتی سید جانان: چې مونږ یو، بیا که نور وی بیا به نه وی جی۔ جناب سپیکر صاحب! فخر اعظم خان چې د کومې خبرې طرف ته د دغه ایوان توجه مبذوله کړې ده، په دې باندې بله ورځ بحث هم شوے دے او سپیکر صاحب! یقینی طور باندې مونږ خو داسې شوی یو چې خلقو ته نشو تللې، ٹهیکیداران بیل، د خلقو پسې دی، خلق بیل ورپسې دی او مطلب دا دے چې دا وائی چې پیسې فلانی اوخوړلې او فلانی اوخوړلې او چې دلته راشو، زه منسټر صاحب نه ګیله کوم، فنانس منسټر صاحب هغه بله ورځ لوکل ګورنمنت ته پخپله لاړ دے، هغوی ته ئے وئیلی دی چې زما د حلقې فنډ تاسو ما ته ریلیز کړئ، منسټر صاحب پخپله باندې ورغلے دے نو چې منسټر صاحب یو د خزانې منسټر وی او د هغه چې دا کیفیت وی نو مونږ به بیا چا ته ګیله کوؤ، کارونه بیا خرابیدو طرف ته روان دی، نیم نیم بلډنګونه جوړ شوی دی، نیم نیم سړکونه جوړ شوی دی، د چا درې کروړه روپئ کیږی، دریو کروړو کښې هغه ته پینځه لکهه روپئ ملاؤ دی، پینځو لکهو باندې به هغه سړے څه شے کوی؟ بلډنګ ئے اودرولے دے که مونږ دا سوچ کوؤ چې سبا ته څیزونه اسانیږی خو بیا هم یوه خبره ده سپیکر صاحب! نن کوم یو څیز په سل روپئ باندې دے، سبا ته هغه په ایک سو بیس روپئ باندې دے او دغه خبري سره بیا زما اختلاف دے چې کمیټی تاسو مثلاً که جوړه کړئ، دري، څلور، پینځه کسان وی ورکښې، هغه زما د حلقې نه نه دې خبر، د هغه خلقو کمیټی جوړه کړئ چې څوک د دې درد نه تیریږی چې چاته د دغه درد پته وی، څو کسان به داسې وی چې د

هغوی به کارونه کیږی او ټیلیفون به کیږی، په هر شی باندې به کیږی۔ زما به دا تاسو ته خواست، درخواست وی چې دیکښې هغه خلق دغه کمیټئ کښې واچوئ چې هغه دې مسئلې کښې واقعی دی، که دوه، څلور کسان ورکښې واچوئ هغه څه کوی؟ هغه د دې لیول نه اوچت خلق به وی تقریباً تقریبا ً زه معذرت سره وایم نو بیا به دا مسئله هم دغه شان پرته وی۔ دیکښې داسې ممبران واچوئ چې هغوی دیکښې دلچسپی لری او د دې یو حل رااوباسو او۔۔۔۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب پلیز!

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! فخر اعظم صاحب سوال کړے دے او مفتی جانان صاحب په هغې باندې خبره اوکړه، توجه دلاؤ نوټس دے او دا خو دوئ اوس سینیئر پارلیمنټیرین دی او په دې باندې پوهیږی هم چې په اے ډی پی کښې څومره ایلوکیشن یو سکیم ته شوے دے نو د دغه رولز مطابق په اولنی سه ماهی کښې مونږه پچیس پرسنټ ریلیز کوؤ بیا د جون د نیمې پورې پچاس پرسنټ بیا پچهتر، بیا سو پرسنټ د هغې مطابق، خو چې کوم فخر اعظم صاحب تپوس کړے دے نو د فنانس په پارټ باندې چې کومه خبره ده، ما د دې تفصیلی جواب هم ورکړے دے، تقریباً چون پرسنټ په دې وخت کښې د Allocated amount against دا ریلیز شوی دی چې څومره 161 Against 87 ارب مونږه باقاعده ریلیز کړے دے، د لوکل ګورنمنټ خبره مفتی جانان صاحب اوکړه نو دا ټهیک ده چې مونږ لوکل ګورنمنت ته پخپل ځائې باندې پیسې تلې دی بیا هغوی پخپل ځائې باندې نو هغه زما او ستاسو چې وه نو دا ټهیک خبره ده چې لوکل ګورنمنټ ته مونږ پیسې ورکړی دی بیا Further releases هغوی کوی، نو سړے ورته وائی، نو هغه مونږ ورته وئیلی چې ټولو حلقو ته چې څومره تاسو ته فنډ مونږه درکړے دے نو هغه تاسو ریلیز کړئ، بهر حال تکلیف خو په هر ځائې کښې وی مشکل شته، زه دا نه وایم چې مشکل نشته، زمونږ کوشش دا دے چې څومره Available fund دے چې دا ټولو حلقو ته مونږ اورسوؤ، سکیمونو ته ئے رسوؤ، مونږ چرته هم دا نه کوؤ او نه دا شته چې د چا په حلقه کښې سکیم جوړیږی نو هغه د عوامو سکیم دے، د هغه بچو سکیم دے، د هغه پبلک سکیم دے، هغه د اپوزیشن سکیم نه دے او هغه نه د ګورنمنت سکیم دے، هغه زمونږ اخلاقی او

زمونږ فرض دی چې مونږ هر چا ته فنډز ورکړو او هر چا ته یو شان اورسوؤ۔ زما په خیال باندې دا بدنیتی به چرته هم مونږه نه کوؤ او کوشش به کوؤ، هاں فخر اعظم چې کومه نکته اوچته کړې ده، زما ریکویسټ دے هغوی ته چې هغوی په بهر ځایونو باندې د هغوی Observation وی یا د هغوی څه Reservations وی نو ان شاء اللّٰه زه به ورسره کېښینم او چې څومره پورې مشکلات وی د حل کولو کوشش به ئے اوکړو ان شاء اللّٰه۔

جناب سپیکر: جی فخر اعظم صاحب۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! منسټر صاحب، دا خبره اوکړه، 125 ارب روپئ تاسو ترقیاتی کام ته مختص کړی وے، په هغې کښې سر!باره ارب روپئ تاسو قرضه اخستله خو قرضه مو وانخستله نو چې باره ارب روپئ 125 نه منفی کړئ نو 112 ارب پاتی کیږی، 112 چې پاتی کیږی نو بیا پندره ارب روپئ ستاسو هائیډل ډیویلپمنټ فنډ نه اخستلې سر!-----

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: یو منټ سر! هائیډل ډیویلپمنټ فنډ چې دے، هغه 15 ارب روپئ 112 ارب روپئ نه منفی کړئ نو 97 ارب روپئ راځی، 97.8 او ستاسو چې دے، د هائیډل نه تاسو قرضه اخستله نو هلته په ټوله صوبه کښې Energy crises دی نو ته د دې انرجی باندې څه رنګ سرکونه جوړوئ؟ په هغې باندې څه رنګ جوړوئ ګلئ، ټوله صوبه کښې د بجلئ بحران دے،سر! نو بیا دا 97.8 پاتې کیږی، بیا 97.8 کښې باره بلین روپئ تاسو اخستلې کمرشلائزیشن نه، چې مونږ پراپرټی خرڅوؤ نو نور څه پاتې شو، پراپرټی پاتې شوه، هغه به خرڅوئ؟ اوس چې هغې باندې مونږه سرکونه جوړوؤ، هغې باندې مونږ کارونه کوؤ۔ ما هغه ورځ، دا دې چې بیا آخر کښې پاتې کیږی 97.8 نه چې باره بلین منفی کړئ، 85.8 پاتې کیږی او 85.8 چې پاتې کیږی نو تا سوات ایکسپریس ته ورکړې چالیس ارب روپئ، چې چالیس ارب روپئ د ورکړې نو هغه ترینه منفی کړه، پینتالیس ارب روپئ تاسو سره پاتې کیږی آخری-----

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب فخرِ اعظم وزیر: سر! یو منټ، اوس 45 ارب چې تاسو کوم ایلوکیشن کړے دے، هغه هم تاسو سره نشته، ځکه چې Against هغه پیسې خو نه دی وتلی، ځکه چې د دس کروړ روپو یو شے دے، تا هغه ته پچاس لاکھ روپۍ ورکړی دی نو چې پچاس لاکھ وی او د دس کروړ شے وی نو داسې خو په پندره سال کښې هم نه کیږی۔ سر! عرض دا دے چې دا زه معافی غواړم، په دې ایوان کښې دروغ وئیلې کیږی، سر! چې تاسو کوم بجټ پیش کړے وو، په هغې کښې 125 ارب روپۍ چې کومې تاسو پیش کړې وې، هغه په ګراؤنډ باندې نشته چې کومه قرضه مو اخستله، هغه قرضه مو وانخستله، نه مو د هائیډل فنډ ډیویلپمنټ نه واخستله، نه مو کمرشلائزیشن نه واخستله او نه مو سر! چې کومه بله قرضه مو واخستله نو زما عرض دا دے چې په دې صوبه باندې رحم اوکړئ، صرف زما خبره نه ده، صرف زما خبره نه ده، دا ټوله صوبه هم ورسره ده سر!

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب۔

جناب وزیر خزانہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب! یو خو دا ده چې نیټ هائیډل پرافټ نه پیسه اخستل، د هغې نه ګورنمنټ پیسه نه ده اخستې، د هغې بالکل دلته چې کوم پائپ لائن کښې وه نو هغه هغوی ته Refund شوې ده، یعنی As such هغوی خپل کار پخپل ځائې کوی۔ دا خبره هم کیده چې د پنشن فنډ نه دوئ اخلی، د جی پی فنډ نه پیسه اخلی او هغې کښې چونکه تیر کال چالیس ارب روپۍ ګورنمنټ پخپل ځائې باندې جمع کړې وې او ما 'کمټمنټ' هم دلته کړے وو چې پنشن فنډ او د جی پی فنډ نه هم مونږ څه هیڅ قسمه پیسه نه ده اخستې او هغه پخپل ځائې باندې د هغې چې کوم Expenditures دی، هغه پخپل ځائې باندې کیږی۔ زمونږ Current expenditures په خپل ځائې باندې کیږی، Developmental expenditures د پاره مونږه ارو برو څه Arrangement به ضرور کوؤ خو د هغه Expenditures دا مطلب نه دے چې ګنې دا چې کومې خبرې ته تاسو اشاره اوکړه نو د سی ایم صاحب خپل ویژن وو، د هغه دا مقصد وو چې چرته زمونږ داسې پراپرټی چې په هغې مونږ Commercially utilize کوؤ او Use کوؤ او د پرافټ د پاره د ریونیو د جنریشن د جنریټ کولو د پاره مونږ هغه استعمال کړو، As such هغه مونږ یو Proposal د ګورنمنټ سره شته دے خو داسې څه خبره

نشته، په دې حالات کښې چې ګنې یا هغه 'ایکویټی' یا هغه پراپرټی خرڅه شوې ده، نه، هغه خپل خپل فنډ په خپل خپل ځائې باندې، او څومره Arrangements چې مونږ کوؤ د مرکز سره هم مونږ لګیا یو، په این ایف سی کښې هم مونږ لګیا یو، کوشش هم کوؤ چې هغوی نه مونږ خپل شیئر چې نن هم هغوی تقریباً تینتیس ارب روپئ مونږ ته کمې، چې اوس تر ننه پورې مونږه ته کومې پیسې پکار وې، تینتیس ارب روپئ مونږ ته اوس هم هغوی کمې راکړے دے۔ زمونږ کوشش دا دې چې هغه مونږ ته ډیر زر تر زره ملاؤ شی، ان شاء اللّٰه حالات به ښه شی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، مسٹر محمد علی، میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! دیکښې زه هم خبره کول غواړم، هغه دا چې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګوره جی، د رولز مطابق یو کار اوکړئ کنه، سردار حسین صاحب! یو بل کار اوکړئ، تاسو په دې بنیادی خیر دغه اوکړئ، Proper debate اوکړئ، If you want جی، (مداخلت) ښه ښه سردار حسین صاحب پلیز!

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې دا ډیره زیاته اهم ایشو ده، تیره ورځ میډم سپیکرا! هغوی اجلاس چیئر کولو، بیا ما دا ریکویسټ اوکړو د هغوی نه چې د دې د پاره یو کمیټی جوړه شی چې مونږ اوګورو، زما دا خیال دے چې دا خبره منل پکار دی چې Financial crises دی، منسټر صاحب ډیر ټیکنیکل جواب ورکړو نو فخر اعظم صاحب په کال اټینشن باندې چې څومره اے ډی پی کښې ایلوکیشن شوے دے، پینتالیس پرسنټ د هغې Against release شوے دے، زه هغوی سره اتفاق کوم، مشکل په هغه ځائې کښې نه دے، مشکل چې دے حکومت ځان له جوړ کړے دے، هغه Length of ADP ده۔ زه د یو سکیم مثال ورکوم چې په کوهاټ کښې یو سکیم دے، KIMS چې د هغې ټوټل لګښت ایک ارب 78 کروړ روپئ دے نو زه د منسټر صاحب د دې خبرې سره اتفاق کوم چې په یو کال کښې دا چې کوم روان کال دے، د هغې د پاره ایلوکیشن دس کروړ روپئ دے۔ سوال دا دے چې د یو سکیم لګښت Estimated PC-1 cost ایک ارب 78 کروړ روپئ دے او چې په یو

کال کبنې مونږ دس کروړ روپۍ ورکوؤ نو دا Calculation پکار دے چې دا به په شپیته کاله کبنې برابریږی که دا به په پنځوس کاله کبنې برابریږی؟ او سوال دا دے چې دا زمونږ چې کوم CSR دے ، دا چې کوم ریټس دی، آیا دا پینځه کاله پس نه بدلیږی، هر څلور کاله پس نه بدلیږی؟ سپیکر صاحب! زما خیال دے چې دا ډیره زیاته اهم ایشو ده، د دې سره تړلې چې بیا حکومت، زه دا نه وایم چې ټولو اضلاعو ته فنډ ځی، زه دا خبره هم نه کوم چې صوابۍ ته فنډ ځی، زه دا خبره هم نه کوم چې نوښار ته فنډ ځی، زه دا خبره هم نه کوم چې ټول مردان ته فنډ ځی، زه دا خبره هم نه کوم چې ټول اپر دیر ته فنډ ځی، زه دا خبره کوم چې مخصوص حلقو ته فنډ ځی، مخصوص حلقو ته فنډ ځی نو زه بیا د حکومت نه هم ریکویسټ کوم او سپیکر صاحب! تاسو ته هم ریکویسټ کوم چې اردو کبنې هغه خبره چې، "دودھ بہ دودھ اور پانی بہ پانی" شی، یو پارلیمانی کمیټی تاسو جوړه کړئ چې مونږ په دې باندې بیا ډسکشن اوکړو چې آیا صوبه مالی بحران سره مخ ده، که مخ ده نو د څه وجوهاتو په بنیاد ده؟ نو مونږ دا خبره یوائې دغه ځائې نه پریږدو که مرکز سره کومه مسئله ده، هم مرکز سره مسئله ده، مونږ حکومت له دا باور ورکوؤ چې تاسو یو پیره حکم اوکړو چې اسلام آباد کبنې مونږ احتجاج اوکړو، تاسو به د دې خبرې ګواهی کوئ چې مونږ تاسو نه مخکبنې وو، زه بیا تاسو ته یقین دهانی درکوم چې مرکز ته زمونږ کومه Pendency ده، دا تاسو له باور درکوم چې ان شاء الله د اپوزیشن ممبران چې دی، دا که تاسو سی ایم هاؤس ته وایئ، سوری، پی ایم هاؤس ته وایئ که پریذیډنټ هاؤس ته وایئ که فنانس ډیپارټمنټ ته مخامخ وایئ، زه حکومت له دا باور ورکوم چې ان شاء الله په هغه احتجاج کبنې مونږ به تاسو سره ان شاء الله هلته اول ولاړ یو خو سپیکر صاحب، مشکل چې دے ، دا به منو زمونږ وزیر خزانه صاحب ډیر ښه سړے دے ، هغه دا منی چې Crises دی، Financial constraints دی، مشکل دے او دغه همره هم منو، زما دا خیال دے چې دا کهلاؤ منل پکار دی، یو مشکل مونږ ته دے ، دا صرف د مرکز په وجه باندې دے او که د خپل Own Receipts په وجه باندې دے ، لهذا سپیکر صاحب! زه بیا دلته ریکویسټ کوم چې یو کمیټی تاسو

جوړه کړئ، زما دا خیال دے چې په دې هاؤس کښې به بیا هغه رپورټ وړاندې شی او د هر څه به پته اولګی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان، شاہ فرمان صاحب!

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، شاہ فرمان صاحب! وضاحت کریں۔ جی شاہ فرمان صاحب! پلیز۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ، جناب سپیکر! یہ بڑا Important topic ہے اور کئی حوالوں سے ہے جو بابک صاحب نے بات کی، سب سے پہلے اگر اس قسم کی Eventuality ہو کہ صوبے میں ایک پارٹی کی حکومت ہو اور مرکز میں کسی دوسری پارٹی کی حکومت ہو تو پھر کونسا Relation develop ہو جاتا ہے اور اس وقت خیبر پختونخوا کیساتھ کیا ہو رہا ہے؟ جناب سپیکر! میرے پاس یہ Statistical details موجود ہیں، اگر اے جی این قاضی فارمولا Accept ہو جاتا تو اس وقت ہمیں 92 بلین مل جانے تھے Per year۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے تو یہ بڑا ضروری ہے کہ ہم یہ طے کریں کہ سنٹر۔۔۔۔

(شور)

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شهرام صاحب! تاسو خپله خبره ختمه کړئ، زه به بیا اوکړم۔

ایک رکن: بیا راځی کنه۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اچھا، دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر! میں ہاؤس سے بھی یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، سارے ممبران سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، پی ایم ایل (این) کے دوستوں سے بھی یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ دو قسم کے Statistics ہمیں اور چاہئیں، ایک یہ کہ فیڈرل گورنمنٹ کے اندر اپوزیشن کے ایم این ایز کا کیا حال ہے؟ Statistical details ویسے ایک ہونا چاہیئے تاکہ پتہ چلے کہ اس سے سیاسی روایات جو جنم لیتی ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہماری نظر ہو اور چیک ہو کہ کیا مرکز میں اپوزیشن کے ایم این ایز کو فنڈ ملتا ہے کہ نہیں؟ اگر ملتا ہے تو کتنا ملتا ہے؟ اور پچھلے ساڑھے تین، چار سال میں کتنا ملا ہے؟ یہ

دوسری ریکویسٹ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اندر میں صرف پی ٹی آئی کے ممبران کا پوچھتا ہوں کہ کوئی ابھی تک ایک پیسہ ملا ہے کہ نہیں؟ میں Claim کرتا ہوں فلور کے اوپر کہ ہمارے ایم این ایز کو ایک پیسہ نہیں ملا، جناب سپیکر! میں آپ کو ایجوکیشن کے علاوہ اگر Year wise quote کروں تو ہمارے اے این پی کے دوست ہیں، ان کو ملے ہیں 161 ملین، جے یو آئی (ایف) کو ملے ہیں 723 ملین، پی ایم ایل (این) کو ملے ہیں 582 ملین، پی پی پی کو ملے ہیں 441 ملین، یہ 14-2013 کی میں بات کر رہا ہوں، میں جناب سپیکر! 15-2014 کی بات کر رہا ہوں، اے این پی کو ملے ہیں +187، جے یوائی (ایف) کو ملے ہیں +835، پی ایم ایل (این) کو ملے +918 ملین، اور پی پی پی کو ملے ہیں 288 ملین، جناب سپیکر! 16-2015 کی میں بات کر رہا ہوں، اے این پی کو ملے ہیں 305 ملین، جے یو آئی (ایف) کو ملے ہیں 1022 ملین، پی ایم ایل (این) کو ملے ہیں 996 ملین، پی پی پی کو ملے ہیں 424 ملین، اس کے برعکس پی ٹی آئی کے کسی ایم این اے اور پنجاب اسمبلی میں ایم پی اے کو ایک پیسہ بھی نہیں ملا (شیم/شیم) یہ میں فلور کے اوپر Claim کرتا ہوں، ان شاء اللہ میں اس کو ادھر Windup نہیں کرتا، اس پر بات ہو گی کیونکہ جب اس طرح حالات بنائے جا رہے ہوں تو پھر اس سے سنگین روایات جنم لیتی ہیں، لہذا یہ بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس پر بھرپور ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، فیڈرل گورنمنٹ کے Components پی ایم ایل (این)، جے یو آئی وہ بھی ہمیں جواب دیں، ہم ان کو بھی جواب دینے کو تیار ہیں، یہ میں نے وہ چیزیں بتائیں جس میں ایجوکیشن سیکٹر شامل نہیں ہے تو جناب سپیکر! اگر ہم ہاؤس کو وہ سارا شیئر بھی دیں اور اوپر سے جو مرکز کے پاس ہمارا حق بنتا ہے، اس کو حاصل کرنے میں اپوزیشن ہمارا ساتھ بھی نہ دے تو مسئلے تو جنم لیں گے، تو میں بالکل سردار بابک صاحب کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور یہ اسمبلی سیشن ختم ہونے سے پہلے درخواست بھی کی تھی اور آپ کا فیصلہ بھی تھا کہ فرسٹ ورکنگ ڈے کے اوپر یہ ڈیبیٹ ہو گی، یہ بڑا لمبا مسئلہ ہے، قوم کے سامنے ہم جوابدہ ہیں، اس صوبے کے خیبر پختونخوا کے عوام کو یہ بات کلیئر ہونی چاہیئے کہ حقیقت کیا ہے؟ میں ایک دو دن ڈیبیٹ اس کے اوپر Recommend کرنا چاہوں گا تا کہ دودھ کا دودھ اور بابک کی طرح پانی کا پانی ہو جائے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! میں ایک ریکویسٹ، نہیں، میں صرف گزارش کرناچاہتاہوں، میں صرف یہ چاہتاہوں کہ اس کے اوپر ہم ایک پوری ڈیبیٹ کرلیں۔

جناب سردار حسین: اوبه کړو ان شاء الله۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی،جی۔

جناب سردار حسین: زه شکریه ادا کوم د شاه فرمان صاحب چې فګرز خو زما دا خیال دے چې په دې هاؤس کښې د پی ټی آئی ممبران هم ناست دی، پکار دا ده چې هغه فګرز ئے دې هاؤس ته وئیلې وے، په دې هاؤس کښې د جماعت اسلامی ممبران هم ناست دی، پکار دا ده چې هغه فګرز ئے وئیلې وے، د قومی وطن پارټئ ممبران هغه هم ناست دی، پکار دا ده چې دې هاؤس ته ئے هغه فګرز وئیلې وی خو زه ورسره یو Addition کوم، دا حکومت دا خبره Claim کوی نن خو شاه فرمان صاحب، اونه وئیل په تیرو ورځو کښې د حکومت یو وزیر وئیلی وو چې زمونږ دا ریکارډ دے چې مونږ اپوزیشن له زیات فنډ ورکړې دے۔ زه دا حکومت چیلنج کوم چې د اے این پی د 2008 نه تر 2013 پورې داسې فګرز د فنانس ډیپارټمنټ نه راوخلئ، زه دا خبره چیلنج کوم چې د دې صوبې په تاریخ کښې په اولنی ځل باندې که اپوزیشن له چا سیوا فنډ ورکړې دے، هغه اے این پی وه او زه ریکویسټ کوم شاه فرمان صاحب، ته چې بله ورځ به د فنانس ډیپارټمنټ نه دا فګرز راوړی او داسې به ئے په دې هاؤس کښې اووائی چې په هغه وخت کښې جے یو آئی وه، پیپلز پارټی وه، پیپلز پارټی خو په حکومت کښې وه چې څومره پارټئ دلته په اپوزیشن کښې ناستې وې او اے این پی اپوزیشن ته څومره فنډز ورکړی وو؟ سپیکر صاحب! زما دا خیال دے چې دا خبره اوس آسانه شوه، حکومت هم په دې خبره Agree دے چې یو کمیټی جوړوؤ۔ زمونږ هم دا ډیمانډ دے چې یو کمیټی جوړوؤ، لهذا زما دا خیال دے چې تاسو یو کمیټی جوړه کړئ چې مونږ او بیا دا خبره کول، مرکز چې دے، نن د مرکز وکالت د دې فنډ په حساب د قومی اسمبلئ نه کوؤ، د هغې وجه دا ده چې د 18th amendment نه پس Devolution شوے دے خو مونږ د ایم این ایز د فنډز نه، مرکز سره د صوبې

چې څومره Pendency ده، دا که په هر مد کښې ده، زه بیا بیا دا خبره کوم چې مونږه حکومت سره ولاړ یو خو د صوبې د وسائلو، د صوبې د حقوقو په حواله پکار دا ده چې حکومت یو داسې ماحول جوړ کړی چې زمونږ د ټول هاؤس یو جرګه وی، زمونږ خبره یوه وی، مونږ په یو پیج یو، زه یقین په دې خبره نه کوم چې که په مرکز کښې یو حکومت وی که په صوبه کښې بل حکومت وی، دا معنیٰ نه لری، معنیٰ دا لری چې مونږ د صوبې ټول سیاسی جماعتونه، پارلیمانی جماعتونه په یو پیج باندې یو، زه ګارنټی ورکوم ان شاء الله چې مونږ به داسې د یو احتجاج اعلان اوکړو ان شاء الله که خیر وی چې بیا به مشاورت، بیا به مرکزی حکومت په دې خبره مجبوره وی چې مونږ له دلته دا خبره کول چې په پنجاب اسمبلئ کښې پی ټی آئی ته څومره فنډ ملاویږی، په سندھ اسمبلئ کښې پی ټی آئی ته څومره ملاویږی؟ زما دا خیال دے چې هغوی د تبدیلئ خبره نه ده کړې۔ تاسو د تبدیلئ خبره کړې ده، لهذا تبدیلی راولئ خو د صوبې د روایاتو خیال اوساتئ۔ زه نن سپیکر صاحب! بله خبره کوم، په دې هاؤس کښې ما هغه ورځ دا خبره کړې وه چې کوم ممبر له تاسو وخت ورکوئ، هغه به تاسو ته خپلې قیصې کوی، هغه به تاسو ته خپلې ژاړه ګانې کوی، لهذا یو خو دا مهربانی اوکړئ چې دې له کمیټی جوړه کړئ، بل دا ریکویسټ کوؤ چې یو ډیبیټ د پاره یو ورځ تاسو کیږدئ چې مونږ په دې باندې ټوله ورځ ډیبیټ اوکړو۔

جناب سپیکر: دیکښې به داسې اوکړو چې په دې باندې به یو Full day debate، شاه فرمان! زما خیال دے، اب اذان ہو رہی ہے، ہم Windup کریں، اس پہ ہاؤس کا یہ Consensus ہے کہ پوری Full debate کی جائے، پورے ہاؤس کی Consensus ہے؟

Members: Yes.

جناب سپیکر: اوکے، اس پہ ہم Full debate کریں گے اور اس پر آپ جو ہیں نا، ابھی نیکسٹ مسٹر محمد علی۔

جناب محمد علی: شکریہ، جناب سپیکر! یہ جائنٹ کال اٹینشن ہے، ہم جناب وزیر برائے محکمہ قانون کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

ایک رکن: پہلے Rules relaxation کیلئے تو کہا جائے؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ کال اٹینشن ہے یار۔

جناب محمد علی: ریزولیوشن خو نه دے، کال اټینشن دے۔ ہم جناب وزیر برائے محکمہ قانون کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل میں کل ملازمین کی تعداد 82 ہے جو محکمہ مواصلات و تعمیرات سے تعلق رکھتے ہیں اور دن رات اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں جن سے ممبران اسمبلی مطمئن بھی ہیں لیکن ان ملازمین کو یہ احساس محرومی بھی ہے کہ اسمبلی اجلاس کے دوران اسمبلی ملازمین کو مختلف الاؤنسز اور دیگر مراعات ملتی ہیں مگر یہ ملازمین ان سے محروم ہیں اور دوسری بات یہ کہ ان کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں ضم کیا جائے جو کہ مناسب اور ہمدردانہ بھی ہے۔

جناب سپیکر! په دې باندې مونږ خصوصی ستاسو شکریه هم ادا کوؤ چې دې ملازمینو ستاسو سره هم دوه درې ځله مخکښې مذاکرات شوی دی، ملاقاتونه هم شوی دی، تاسو پورا د همدردئ اظهار هم کړے دے، دا د اسمبلئ د هاسټل ملازمین هلته 24 گهنټې زمونږ سره په ډیوټئ دی، د ایم پی اے گانو خدمت هم کوی او حقیقت دے چې د شپې په دوه بجې هم که مونږ ته څه مسئله وی نو مونږ هغوی ته کال کوؤ او مونږ ته هغوی Available وی خو چونکه د هغوی مطالبه Genuine هم ده او مناسب هم ده۔ زما دا گزارش دے جناب سپیکر! چې دغه ملازمین چې هغه هم د غریبې کورنئ سره تعلق ساتی او ټول کلاس فور ملازمین هم پکښې ډیر زیات دی نو که د هغې د پاره تاسو یو سپیشل کمیټی اناونس کړئ او د دغه سپیشل کمیټئ په ذریعه باندې د اسمبلئ د هاؤس نه ممبران تاسو اونیسئ او د یو کمیټئ په ذریعه باندې د فیصله اوشی نو دغه غریبانانو ته به دلجوعی هم اوشی او مناسبه خبره ده۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

جناب محمد رشاد خان: اس پر تو میرا نام بھی ہے۔

جناب سپیکر: اس پر آپ کا نام بھی ہے، رشاد! چونکہ اذان کا وہ ہے، اسلئے شارٹ کر رہا ہوں۔

جناب محمد رشاد خان: خو جی، زه په دې یو خبره کوم-----

جناب سپیکر: اوکے۔ جناب رشاد خان!

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: جناب سپیکر صاحب! دا خو ډیر لږ ملازمین دی او تنخواه د سی اینډ ډبلیو نه اخلی، دلته چې د یو ملازم په سر څه شکایت راشی-----

<u>جناب سپیکر</u>: سیکرٹری صاحب! اس کی کمیٹی کونسی ہے؟

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: سپیشل کمیټی پکار ده جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، یہ متعلقہ، مشتاق غنی صاحب!

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! محمد علی صاحب نے جو توجہ دلاؤنوٹس پیش کیا ہے، اس میں چونکہ سی اینڈ ڈبلیو کے ملازمین ہیں جو کہ ہاسٹل کے اندر کام کر رہے ہیں، وہ اسمبلی کے ایمپلائز نہیں ہیں لیکن اس کیلئے اگر کمیٹی بنادی جائے تو مطالبہ ان کا درست ہے اور اس کو پھر ڈیٹیل میں دیکھا جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو، ہاؤس سے میں پوچھنا چاہتا ہوں، Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The call attention is referred to the Committee concerned. Item No. 08, Law Minister.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ٹیکنکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Arshad Ali (Special Assistant for Technical Education):</u> On behalf of the honourable Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2017 in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: It stands introduced. Item No. 08A, honourable Minister for Parliamentary and Secondary Education, please.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا 'فری کمپلسری' پرائمری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Minister Elementary and Secondary Education: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Free Compulsory Primary and Secondary Education Bill, 2017 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Ji, Atif khan!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک دو منٹ صرف چاہیئے ہوں گے، زیادہ ڈیٹیل میں میں نہیں بتاؤں گا لیکن ہاؤس میں جتنے بھی موجود ہیں، ان سارے ممبرز کو اور پورے صوبے کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آج جو ہماری کیبنٹ کی میٹنگ ہوئی ہے، اس سے Approval لی ہے ہم نے، پورے صوبے کے سکولوں میں جتنے بھی مسلم ہیں، ان کیلئے قرآن پاک کی تعلیم کو Compulsory کرنے کا (تالیاں) یہ پہلی سے پانچویں تک ناظرہ کے ساتھ پڑھایا جائے گا اور 6th سے لیکر 12th تک ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جائے گا، 12th تک (تالیاں) 12th تک، تو میرے خیال میں یہ ہم سب کیلئے، ہم جتنے بھی یہاں پر موجود ہیں، پورے صوبے کے عوام کیلئے بہت ان شاءاللہ تعالیٰ اللہ کرے کہ اس کا بہت زبردست Effect، ان شاءاللہ امید ہے کہ بچوں کو قرآنی تعلیم بھی مل سکے اور پھر ترجمہ کے ساتھ بھی سارے لوگوں کو سمجھ میں آسکے کہ اصل قرآن میں ہے کیا؟ کیونکہ عموماً رہ جاتے ہیں، صرف مدرسے کے لوگوں کو پڑھنے کو ملتا ہے، باقی نہیں ملتا تو ان شاءاللہ تعالیٰ میری امید ہے کہ اس سے بہت زبردست ہمارے صوبے کے عوام کیلئے اور سب کیلئے ایک بہت اچھا کام ہوگا، اقدام ہوگا ہمارے لئے، صرف حکومت کیلئے نہیں، میرے خیال میں پوری اسمبلی کیلئے اور پورے عوام کیلئے بہت خوشی کا دن ہے آج، اس کے علاوہ ایک اور چیز ہم نے آج Approve کی ہے کہ پوری دنیا میں پرائمری سکولز جو ہوتے ہیں، کیونکہ وہ بہت چھوٹے بچے ہوتے ہیں، 5th تک بچے ہوتے ہیں تو ان کیلئے ٹیچرز جو ہوتی ہیں، وہ فیمیل ہوتی ہیں، قدرتی طور پر عورتوں کا بچوں کے ساتھ ایک ان کو پالنے کا، ان کا پڑھانے کا، ان کی پرورش کا ایک نیچرل ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادہ God gifted ان کی ایک اہلیت ہے ان کے پاس، تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فیز وائز جتنے بھی صوبے کے پرائمری سکولز ہیں، اس میں آئندہ سے جو نئے بھرتی ہوں گے، جس جس کو فیز آؤٹ کریں گے جو Already ہے وہ تو ہے، لیکن جو نئے سکول بنیں گے، اس میں ہم فیمیل جو پرائمری سکولز ہیں، فیمیل ٹیچرز صرف پڑھائیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ بچوں کو، (تالیاں) کیونکہ وہ بہت

اچھے طریقے سے ہینڈل کر سکتی ہیں بچوں کو، میل اس طریقے سے ہینڈل نہیں کر سکتے جس طرح فیمیل ٹیچر ہینڈل کر سکتی ہیں جی۔ بہت شکریہ جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: میں یہ جو آج ایک تاریخی فیصلہ ہوا ہے، میں پورے ہاؤس کی طرف سے اور خاصکر ایجوکیشن منسٹر صاحب کو اس پہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری ایک اور بھی ریکویسٹ ہے، میں تمام اپوزیشن اور تمام ٹیچرز کے Status کو کیونکہ اس وقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ ٹیچر معاشرے کا سب سے Respectable symbol ہوتا ہے تو اس کیلئے ہم ایسا قانونی کوئی چیز لیکر آئیں، اس پہ ہم سوچیں کہ کیا وہ طریقہ ہو کہ ٹیچر سوسائٹی کا سب سے مقدم ہو اور قانون میں اس کو کوئی ریلیف مل جائے تو اس پہ میرا خیال ہے کہ ایک ڈیبیٹ بھی کرتے ہیں، کوئی ڈسکشن بھی کرتے ہیں تاکہ جس طرح انٹرنیشنل دوسری دنیا میں ہے، جدید اس وقت، اس دور میں تو اس میں جتنے بھی Develop Countries ہیں، اس کے مطابق اس میں کوئی کام ہو جائے۔

ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی دوسری ششماہی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, honourable Minister for Finance please.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (3B) 160 کے روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد پر نگرانی کے ضمن میں مالی سال 2015-16 کی دوسری ششماہی رپورٹ برائے جنوری تا جون 2016 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands presented. "In exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jhagra, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday, 06th February, 2017, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as may hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)